﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 13 | جمعۃ المبارک 10/ مارچ 2006ء | 10/صفر 1427 ہجری قمری ❁ 10/امان 1385 ہجری شمسی | شمارہ 10

یقین کے حصول کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:
اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا اور ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا اور آخرت میں تیری کرامت کا شرف حاصل ہوجائے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من اللیل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرلیں۔ اگر اسے خوش کریں تو سب کچھ مل سکتا ہے۔

مگر ان کی یہی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔

جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے۔

مخالف ہر وقت کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔

’’دنیا تو ایسی ہی ہے کہ ؎ کارِ دُنیا کسے تمام نہ کرد۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایک سربستہ راز ہے جو کسی پر نہیں کھلا کہ موت کس وقت آجاوے۔ پھر جب موت آگئی تو سب مال و اسباب یہاں کا یہاں ہی رہ جاتا ہے اور بعض اوقات اُس کے وارث وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو اگر مرنے والا زندہ ہوتا تو ایک حبّہ بھی ان کو دینا پسند نہیں کرتا تھا۔ پھر کیسی غلطی ہے کہ انسان اپنے مال کو ایسی جگہ خرچ نہ کرے جو اس کے لئے ہمیشہ کے واسطے راحت اور آسائش کا موجب ہو جاوے۔ مَیں حیران ہوتا ہوں جب یورپ کی طرف دیکھتا ہوں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے کے لئے ان میں اس قدر جوش اور سرگرمی ہے اور ہم میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔ یہ کس قدر بدقسمتی ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرلیں۔ اگر اُسے خوش کریں تو سب کچھ مل سکتا ہے۔ مگر ان کی یہی بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں۔ باہم اگر جنگ و جدل ہے تو اس میں شیخی، ریا، عُجب مقصود ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور اس کی عظمت۔ لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے اور اس کے دین کی حمیّت اور غیرت میں ایسا محو ہو کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کرسکتے ہیں دوسرا نہیں کرسکتا۔ مگر مشکلات یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباء کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غرباء کی جماعت ہے تاہم مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے۔ اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔

جس طرح پر ایک طُوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کردے گا اسی طرح پر اسلام پر طُوفان آرہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔

انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی تھیں تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صمٌّ بکمٌ ہوتی ہے۔ وہ انکی باتیں سنتی نہیں بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے۔ اس وقت راتوں کی دُعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ ہم جب سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ جنگ ہے۔ مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے۔ وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 374-376 جدید ایڈیشن)

اداریہ

پانی کر دے علومِ قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کی ایک کلاس میں روزانہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھ کر پڑھنے کی تلقین فرماتے ہوئے ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ کا ذکر فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن کا انگریزی اور بعض دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ فہم قرآن کو عام کرنے کے لئے یہ کتاب بڑی مفید ہے۔ اس میں آسان اور عام فہم طریق پر ایسے امور بیان کئے گئے ہیں جن سے قرآن مجید پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید کی ضرورت، افادیت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فیج اعوج اور تاریکی کے زمانہ میں انوار قرآنیہ سے زمانے کو روشنی بہم پہنچائی۔ زندگی بھر اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کو بیان اور ثابت کرنا آپ کی زندگی کا مقصد رہا۔ آپ کی تصنیفات وتقاریر قرآنی عظمت اور اسلام کے تقدس وشان کے اظہار کے لئے وقف تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدینؓ بھی قرآن مجید کے عاشق تھے۔ آپؓ ساری عمر قرآنی علوم ومعارف کے عام کرنے کے لئے مصروف رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی قرآن مجید کے شرف ومرتبہ کو ظاہر کرنے کے لئے اپنی نوعمری سے ہی قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا اور زندگی بھر اس مبارک طریق کو جاری رکھا۔ آپ کی مشہور زمانہ معرکۃ الآراء تفسیر کبیر کی ابتداء بھی درس قرآن کی شکل میں ہوئی تھی۔ خدا بھلا کرے آپ کے ساتھ کام کرنے والے ان مخلص ساتھیوں کا جنہوں نے بڑی توجہ اور اخلاص سے ان درسوں کو ایسے وقت میں محفوظ کیا جبکہ درس ریکارڈ کرنے کے لئے کوئی مشین ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ اور اس طرح ان قرآنی معارف کو عام کرنے اور ہم تک پہنچانے کے لئے مجاہدانہ ہمت ومحنت سے کام لیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر سے تو جماعت واقف ہے مگر حضورؓ کی جلسہ سالانہ کی فضائل القرآن کے نام سے سلسلۂ تقاریر بھی قرآنی علوم کا بہترین مخزن ہیں۔ جماعت میں خدمتِ قرآن کے جذبہ سے سرشار خدام کی کثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تجدیدی کارنامہ کی مظہر ہے۔

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ کے تراجم قرآن مجید جماعت میں بہت مقبول رہے اور ترجمہ قرآن سیکھنے کے لئے بہت مفید تراجم تھے۔ انگریزی زبان میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ اور حضرن مکرم ملک غلام فرید صاحبؓ کو بہت نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ دوسری متعدد بین الاقوامی زبانوں میں بھی جماعت کے زیرانتظام تراجم ہو کر علم قرآن کو عام کرنے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے مذکورہ عنوان شعر میں آپ کی یہ خواہش اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علوم قرآن کو پانی کی طرح عام کر دے اور گاؤں گاؤں میں امام رازیؒ جیسے علماء پیدا ہوں۔

حضرت امام فخرالدین رازیؒ 1149ء میں رے (ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اسلامی علوم پر تحقیق وتصنیف میں زندگی بسر کی۔ آپ کی تفسیر قرآن کو اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ قبولیت حاصل ہوئی۔ آپ نے اس زمانہ میں جبکہ سارا کام انسان کو اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا تھا اور لائبریریوں کی سہولت بھی آج کل کی طرح حاصل نہیں تھی۔ کمپیوٹر اور ٹائپ رائیٹر تو دور کی بات ہے انہیں تو فونٹین پین کی سہولت بھی حاصل نہ تھی۔ مختلف اور متنوع مضامین پر اتنا لکھا ہے کہ آپؒ کی سوانح لکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز بات لکھی ہے کہ آپ کی تحریر اوسطاً 60 صفحے روزانہ بنتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ یہ خواہش اور توقع رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت میں امام رازی جیسے عالم ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔

قرآن مجید کی عظمت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کے لئے......قوت قدسیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ (الواقعہ:-80)۔ ایسا ہی فصاحت وبلاغت میں (اس کا مقابلہ ناممکن ہے)۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کی موجودہ ترتیب چھوڑ کر کوئی اور ترتیب استعمال کرو تو وہ مطالب عالیہ اور مقاصد عظمٰی جو اس ترتیب میں موجود ہیں ممکن نہیں کہ کسی دوسری ترتیب میں بیان ہو سکیں۔ خواہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ہی کیوں نہ ہو۔ جس قدر نرمی اور ملاطفت کی رعایت کو ملحوظ رکھ کر اس میں معارف وحقائق ہیں وہ کوئی دوسرا بیان نہ کر سکے گا۔ یہ بھی فقط اعجاز قرآن ہی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ52-53)

’’............یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تمام دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے۔ جیسے فرمایا ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۸)۔ اور ایسا ہی قرآن کریم کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾ (البقرۃ:3)۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں سے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ226)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے، سمجھنے اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالباسط شاہد)

ڈرو خدا سے

ذرا یہ سوچو کہ زلزلوں کی قطار کیوں ہے؟
کوئی کہے کہ عذاب ہے یہ
کچھ آزمائش کا ابتلاؤں کا نام دے دیں
کچھ ایسے بھی ہیں جو کہہ رہے ہیں
نہ کوئی مخبر، نہ کوئی منذر ابھی
تلک سامنے ہے آیا، یہ سارا کام
فقط زمیں دوز حرکتوں کا کیا دھرا ہے
کہ یہ تو خیر الرسلؐ کی اُمّت ہے اس پہ
ایسا عذاب کیسا؟
مگر کوئی سوچتا نہیں ہے
کہ مسجدوں اور معبدوں میں جو خونِ ناحق بہا ہوا ہے
یہ اُس کی آہوں کی سسکیوں کی رسائی
عرشِ عظیم تک ہی نہ ہو گئی ہو
ڈرو خدا سے
انہیں زلازل کو اپنی گمراہیوں کی پاداش جان لو یا
مقامِ عبرت ہی اس کو سمجھو
جو چاہتے ہو گھڑی مصائب کی پھر نہ آئے

(محمود عارف۔(ایم۔اے۔بی ایڈ)۔سیالکوٹ)

Life Of Muhammad sa

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصنیف ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیّبہ کے مبارک ذکر پر مشتمل حصہ Life Of Muhammad sa کے نام سے انگریزی زبان میں پہلی بار 1949 میں لندن سے شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں اس کا نیا ایڈیشن دیدہ زیب نئی کمپوزنگ اور تفیصلی انڈیکس کے ساتھ مجلد صورت میں شائع ہوا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ مغربی دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ حضور اکرمؐ کی پاک سیرت وکردار سے انہیں آگاہ کرنے کے لئے انگریزی زبان میں یہ بہت عمدہ کتاب ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبات میں بارہا احباب کو توجہ دلائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اُسوہ سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ کتاب بہت مفید کردار ادا کر سکتی ہے۔ آپ خود بھی خریدیں اور اپنے دوست احباب بالخصوص غیر مسلموں کو یہ کتاب ضرور دیں۔ اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے یہ کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔ امراء ممالک اپنے آرڈرز وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا بے مثال عشق رسول ﷺ

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان۔ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب امتِ محمدیہ اپنی بداعمالیوں اور گہری غفلتوں اور دنیا داری کے غلط اثر کی وجہ سے اپنا مقام کھو بیٹھے گی اور مختلف ادیانِ باطلہ کی جانب سے اس پر شدید مذہبی و علمی حملے ہونگے تو اس وقت دینِ اسلام کی احیاء اور تازگی کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت رسولِ کریم ﷺ کا (اہلِ فارس میں سے) ایک نائب اور خادم یعنی مسیح موعود دنیا میں مبعوث فرمائے گا جو پھر سے اسلام اور مسلمانوں کی قوت اور سطوت کا باعث ہوگا اور اپنے زبردست روحانی، اخلاقی اور علمی ہتھیاروں سے مسلمانوں کو اتھاہ گہرائی اور تاریکی سے نکالے گا اور ان کو صحیح اور ابدی اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرکے پھر سے ایک مضبوط اور باعلم و عمل جماعت بنادے گا۔

(مفہوم حدیث شریف بخاری کتاب التفسیر)

ہمارے عام مخالفین اور خاص طور پر علماء حضرات بڑی شدومد اور تسلسل سے حضرت مسیحِ موعود پر نعوذ باللہ ہتکِ رسول کا سراسر بے بنیاد اور ظالمانہ الزام لگاتے ہیں اور یہ کہ حضرت مسیحِ موعودؑ نے معاذ اللہ حضرت خاتم النبیینؐ کے مقابل پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس اعتراض کے بے جواز اور بے بنیاد ہونے کا پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ ہم حضرت مسیحِ موعودؑ کو وہ بابرکت وجود اور مامور مانتے ہیں جنہوں نے امتِ محمدیہ کی اصلاح اور تربیت کرنی تھی، نہ کہ دینِ اسلام اور شریعت محمدیہ کے منافی کوئی تعلیم دینی تھی۔ دوسرے حضرت مسیحِ موعودؑ نے ہرگز کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کے مقابل پر یا حضور کی پیروی سے باہر نبی ہیں (نعوذ باللہ)۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ ہمیشہ اپنے آپ کو حضرت خاتم النبیینؐ کا خادم اور غلام اور عاشقِ صادق قرار دیتے ہیں۔

اب ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس چیز کو حضرت مسیحِ موعودؑ کی مختلف کتب کے حوالے سے ثابت کریں گے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام اوّل و آخر خادم و عاشقِ رسولؐ ہیں اور امتِ مسلمہ کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔

خدمتِ امتِ محمدیہ کے لئے انتخاب کی بنیاد

اس سلسلہ میں پہلی قابل توجہ بات یہ ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کی اصلاح اور خدمت کے لئے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کس خصوصیت اور بنا پر منتخب کیا گیا۔

❁ آغازِ ماموریت کے زمانہ یعنی **1882**ء کا ذکر کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں:۔

”ایک مرتبہ الہام ہوا جسکے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہء الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیِ کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا:

هذا رَجُلٌ يحبُّ رَسُوْلَ الله

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔

اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ﷺ ہے سو وہ اس شخص میں متحقّق ہے۔

(’براہینِ احمدیہ، روحانی خزائن جلد نمبر1‘ صفحہ 598)

اب انصاف کی بات کریں کہ جس ہستی کا انتخاب ہی اس بنا پر ہوا ہو کہ آسمانی فیصلہ کے مطابق وہ اپنے زمانہ کا سب سے زیادہ معتبر اور تصدیق شدہ عاشقِ رسول ہے اس کے متعلق ہتکِ رسول کے الزام سے بڑھ کر کوئی اور الزام ہوسکتا ہے۔

شرائطِ بیعت میں سے شرط سوم

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ﷺ آپ کی تحریروں اور فرمودات میں نیّرِ تاباں کی طرح روشن اور سمندر کی طرح موجزن نظر آتا ہے۔

❁ چنانچہ **1889**ء میں آپ نے جو شرائط بیعت تحریر فرمائیں جن کی پابندی ہر بیعت کنندہ پر لازم ہے اُس میں شرط سوم یہ بیان فرمائی ہے۔

”یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالے گا۔“

شرطِ سوم کو غور سے پڑھیئے۔ حضرت مسیحِ موعودؑ کس تاکید سے تلقین فرماتے ہیں کہ ہر بیعت کنندہ (احمدی) کو اپنے رسولؐ پر باقاعدگی اور مداومت کے ساتھ درود شریف بھیجنا چاہئے۔

درود شریف کی برکات کا عرفان بھرا تذکرہ

ہم مضمون کے تسلسل میں حضرت مسیحِ موعودؑ کی اگلی کتاب کا حوالہ دینے سے پہلے بیعت کی شرط سوم میں درود شریف کے متعلق درج شدہ تاکید کے ضمن میں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے پر معرفت اور محبت بھرے بیانات درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ موافق اور مخالف دونوں قسم کے قارئین کرام پر واضح ہوجائے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو حضرت رسولِ کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے کس قدر شغف تھا۔ اور آپ درود شریف کے کیسے کیسے ایمان افروز مراتب بیان فرماتے ہیں۔ آیئے کچھ حوالے پڑھنے کی سعادت حاصل کریں:

❁ قرآنِ کریم فرماتا ہے:۔

”﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:57)۔“ ”خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو تم بھی اس پر درود بھیجو۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو۔“

(ترجمہ از ”براہینِ احمدیہ“ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 241) بحوالہ رسالہ درود شریف مرتبہ حضرت محمد اسماعیل صاحب)

❁ حضرت مسیحِ موعودؑ وضاحت فرماتے ہیں:

”اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں ان کی ہمت اور صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔“

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۔ بحوالہ رسالہ درود شریف مرتبہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صفحہ ۱۰۴، ۱۰۳)

❁ ”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرتؐ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یہ یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔

﴿وَا بْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں۔ اور کہتے ہیں:

هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131 حاشیہ۔ بحوالہ ”درود شریف“ صفحہ 107)

❁ ”چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرتِ احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔“

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اول صفحہ 24-25۔ بحوالہ رسالہ ”درود شریف“ صفحہ 117)

❁ ”اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کرسکے۔ تو وہ اٹھ کر استغفار، درود شریف اور اَلْحَمْد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔“

(ڈائری یکم نومبر ۱۹۰۳ء۔ منقول از البدر جلد 2 نمبر 43 صفحہ 335 بحوالہ رسالہ ”درود شریف“ صفحہ 118)

❁ ”انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا علاج یہی ہے۔“ (الحکم ۱۰ جون 1903ء۔ بحوالہ رسالہ درود شریف صفحہ 127)

❁ ”رسول ﷺ کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول ﷺ کے حسن واحسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیتِ دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔

اول۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾۔

دوم۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾۔

سوم۔ موہبتِ الٰہی“۔

(حضرت اقدس کی ایک تقریر ص۔ 22 رسالہ ریویو اردو جلد 3 نمبر1 صفحہ 14-15۔ بحوالہ رسالہ ”درود شریف“ صفحہ 128)

❁ ایک شخص نے بیعت کے بعد حضرت مسیحِ موعودؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ:

”نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدقِ دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔“

(الحکم جلد 28 فروری 1903ء۔ بحوالہ رسالہ درود شریف“ صفحہ 134)

❁ سوال۔ ”السلام علیکم یا اهل القبور“ جو کیا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہیں۔؟

جواب۔ دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام ان کو پہنچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں اس میں ہوا ایک واسطہ ہے۔ لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں۔ لیکن السلام علیکم میں خدا تعالیٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں۔“

(اخبار البدر جلد 3 نمبر10 پرچہ صفحہ 5۔ 16مارچ 1904ء۔ بحوالہ رسالہ ”درود شریف“ صفحہ 140)

❁ ”بعد نمازِ مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو، درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کرلیں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارتِ رسولِ کریم ﷺ بھی ہو جاتی ہے اور تنویرِ باطن اور استقامتِ دین کے لئے بہت مؤثر ہے“۔

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر 3 صفحہ 6-7- بحوالہ کتاب ”درود شریف“ صفحہ 142-143)

❁ ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآنِ شریف خاتم کتبِ سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنی درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ

راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسلؐ کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔" (کتاب ازالہء اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد3۔صفحہ 170)

❁ پھر اسی کتاب میں اپنی ایک طویل فارسی نظم میں حضرت خاتم النبین ﷺ کے ساتھ اپنے والہانہ عشق کا یوں اظہار فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفٰے
این است کام دل اگر آید میسرم

("ازالہ اوہام" حصہ اول۔روحانی خزائن جلد3۔ صفحہ185)

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبت اور عشق حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔ اگر یہ بات کفر کے زُمرہ میں آتی ہے تو بخدا میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ جبکہ ہمارے مخالفین یہ غضب ڈھاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اس لئے کافر ہیں کہ وہ رسول ﷺ کی توہین کرتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ کاش یہ مخالفین آنکھیں کھول کر اور خوفِ خدا سے کام لے کر حضرت مسیحِ موعودؑ کی تحریرات کا مطالعہ کریں۔

عشقِ رسولؐ کے دو حیرت انگیز واقعات

❁ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی گواہی:۔

"یہ خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس کے شکریہ کے تصور تک کی گنجائش نہیں۔ مگر مَیں نے ایک دن مر کر خدا کو جان دینی ہے۔ میں آسمانی آقا کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلّی نہ آگئی ہو۔ آپؑ کے دل ودماغ بلکہ سارے جسم کا رُؤاں رُؤاں اپنے آقا حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کے عشق سے معمور تھا۔"

(از کتاب "سیرت طیبہ" تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صفحہ 27.26)

حرمین شریفین کا تصور

❁ ایک دفعہ بالکل گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپؑ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت امّاں جان نور اللہ مرقدھا اور ہمارے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہوگیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے حج کو چلنا چاہیے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیحِ موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپؑ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے تھے حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:

"یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا مَیں آنحضرت ﷺ کے مزار کو بھی دیکھ سکوں گا ؟" (سیرۃ طیبہ: تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ35-36)

قارئینِ کرام انصاف کی بات کیجئے کیا وہ ہستی جو حضرت خاتم النبینؐ کی ایسی عاشقِ زار ہو کہ حضور کے روضہ مبارک کو دیکھنے کی بھی تاب نہ رکھتی ہو کبھی اپنے ممدوح وآقا حضرت رسولِ کریم ﷺ کی ہتک کا تصور بھی کر سکتی ہے؟ حضرت مسیحِ موعودؑ کے مخالفین کو کچھ تو عقل اور خوفِ خدا سے کام لینا چاہئے۔

بے مثال غیرت

❁ 1891ء کے بعد ہم 1893ء میں شائع ہونے والی عظیم الشان کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" یا "دافع الوساوس" کا ایک وجد آفرین حوالہ درج کرتے ہیں `یہ عربی عبارت کتاب کے صفحہ 15 پر درج ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول ﷺ کیخلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں۔ اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں دیا جتنا کہ ان لوگوں کے ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و طشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذاتِ والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔

خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسولِ کریم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 15 روحانی خزائن جلد 5)

❁ حضرت مسیحِ موعودؑ اپنے منظوم شیریں کلام میں اپنے مطاع وپیشوا حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں یوں عرض کرتے ہیں: ؎

نقشِ الفت تیری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تیری راہ میں اڑایا ہم نے
دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

(روحانی خزائن جلد ۵ : "آئینہ کمالاتِ اسلام")

اسمِ محمدؐ کا احترام ومحبت

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو اپنے آقا ومحبوب حضرت حبیبِ خدا ﷺ کے نام سے کس قدر محبت تھی اور آپ کے دل میں اس پاک نامؐ کا کس قدر احترام تھا اس کی ایک جھلک پیر افتخار احمد صاحب برادر پیر منظور محمد صاحب کا ایک مضمون بطور تبرک روزنامہ "الفضل" مورخہ 18/مارچ ۲۰۰۵ء کے خصوصی نمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں پیر صاحب موصوف اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیحِ موعودؑ کسی تحریر میں منہمک تھے کہ عبارت میں لفظ محمدؐ زائد لکھا گیا۔ آپ نے اس کے اردگرد دائرہ بنادیا لیکن اس مبارک اسم کو قلم سے کاٹنا گوارا نہ کیا۔

❁ اب 1893ء کے بعد اگلی صدی میں بڑھتے ہوئے 1902ء کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے:

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰی ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد مصطفٰی ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔" (روحانی خزائن جلد19 صفحہ 13-14)

اس تحریر میں حضرت مسیحِ موعودؑ نے کھول کھول کر بتایا ہے کہ قرآنِ کریم اور حضرت محمد مصطفٰی ﷺ سے الگ ہو کر کوئی شخص نجات یافتہ نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی جماعت کے کسی فرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ محمد مصطفٰی ﷺ پر کسی اور کسی قسم کی بھی بڑائی دے۔ تو بتایئے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ اور آپ کی جماعت کا ہر فرد حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کا غلام ہوا یا خدانخواستہ ان کی شان میں گستاخی کرنے والا؟ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(در ثمین)

❁ اب 1906ء کا ایک حوالہ پڑھتے ہیں جس سے انشاءاللہ ثابت ہو جائے گا کہ حضرت مسیحِ موعودؑ وقت اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول ﷺ میں زیادہ سے زیادہ سرشار ہوتے جاتے ہیں اور حضرت خاتم النبیین کی غلامی میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں۔

حضور "تجلیاتِ الٰہیہ" میں فرماتے ہیں:

"اور مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسٰیؑ سے اور مسیحِ ابنِ مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت ﷺ کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ" روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411-412)

سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کوئی اپنے محبوب رسولؐ کے ساتھ محبت کا کیا اظہار کرے گا۔ کاش ہمارے مخالفین ان پر معرفت اور وجد آفرین تحریرات کا مطالعہ کریں۔ ؎

مصطفٰےؐ پر تیرا بے حد ہو سلام و رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

(کلام حضرت مسیحِ موعودؑ)

ختمِ نبوت کا مسئلہ

یہاں پر یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ جماعتِ احمدیہ جان ودل سے حضرت محمد رسول ﷺ کو خاتم النبین تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ حضرت محمد رسول ﷺ آخری شریعت اور کتاب یعنی قرآنِ کریم لے کر آئے ہیں اور اُمتِ محمدیہ خدا تعالیٰ کی جانب سے آخری امت ہے اور قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی اور نہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے باہر کوئی نبی مبعوث ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ حضرت خاتم النبین محمد رسول ﷺ اولین وآخرین سب کے سردار اور شہنشاہ اور آقا ہیں۔

دراصل ختم نبوت کے مسئلے کو حقیقت کی بجائے جذباتی رنگ میں لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ بات تو سمجھ اور عقل اور حقیقت کے عین مطابق ہے کہ کہا جائے کہ کوئی پہلوان اپنا ثانی نہیں رکھتا اور وہ سب پہلوانوں میں عظیم تر ہے۔ لیکن اس بات میں کیا کمال اور فخر کی چیز ہے کہ اس پہلوان کے بعد دنیا میں کوئی پہلوان بن یا کہلا سکتا ہی نہیں۔ دوسرے چھوٹے پہلوان موجود ہوں گے تو نسبتاً اس عظیم ترین اور نامور ترین پہلوان کی عظمت اور شہرت و رفعت اور سطوت نمایاں اور مسلّم ہوگی۔

"قصصِ ھند" سے

ایک روشن اور قابلِ غور مثال

اس وقت ہمارے سامنے برصغیر کے جید انشا پرداز اور مصنف شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد کی ایک دلچسپ اور معلومات افزاء کتاب "قصصِ ھند" موجود ہے جس کا تعلق ہندوستان کی تاریخ کے ایک اہم حصے سے ہے۔ اس میں مولوی محمد حسین آزاد اورنگ زیب عالمگیر کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں کہ اس دور میں دکن حیدر آباد گولکنڈہ کی ریاست کا حاکم تانا شاہ بہت نیک مزاج اور لائق حاکم تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنا ایک خصوصی امیر تانا شاہ کے ہاں بھجوایا۔ کہ اس کی اطاعت وغیرہ کے حالات معلوم کرے۔ جب یہ خصوصی ایلچی حیدر آباد پہنچا تو وہاں کے حاکم تانا شاہ نے اس کا بہت تکریم وتعظیم سے استقبال کیا اور ان کی بہت خاطر مدارت کی اور امیر مذکور کو کوئی بات تانا شاہ میں قابلِ اعتراض وقابلِ گرفت نظر نہ آئی۔ ایک دن باہمی گفتگو کے دوران تانا شاہ نے اورنگ زیب کے خصوصی امیر سے کہا کہ "اگرچہ ہم بھی بادشاہ ہیں مگر اپنے تیئں عالمگیر بادشاہ کے نوکروں میں جانتے ہیں۔" امیر مذکور نے بگڑ کر کہا

باقی صفحہ نمبر9 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی حرکات پر اصرار اور انہیں تسلسل اور ڈھٹائی سے کرتے چلے جانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہے۔

یہ زلزلے، یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آ رہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ خدا کے مسیح نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے۔ اس لئے کچھ خوف خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔

وہ خدا جو اپنی اور اپنے پیاروں کی غیرت رکھنے والا ہے وہ اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔

مسلمان ممالک اور مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویّے درست کریں۔ آنحضرت ﷺ کے مقام اور آپؐ کے حسن کو دنیا کے سامنے رکھیں۔

آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ اس کو پہچانیں، اس کے پیچھے چلیں۔

اسلام کی شان و شوکت اور آنحضرت ﷺ کے تقدس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا اور کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔

احمدی اپنے اپنے حلقہ میں کھل کر ہر مذہب والے کو سمجھائیں کہ ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 17؍فروری 2006ء بمطابق 17؍تبلیغ 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ـ

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں، اس سے پہلے جو دو خطبے دیئے تھے انہی کے مضمون کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر جو نازیبا اور بیہودہ حرکت مغرب کے بعض اخباروں نے کی اور جس کی وجہ سے مسلم دنیا میں غم و غصّہ کی ایک لہر دوڑی اور اس پر جو ردّعمل ظاہر ہوا اس بارے میں مَیں نے کچھ کہنا ضروری سمجھا تا کہ احمدیوں کو بھی پتہ لگے کہ ایسے حالات میں ہمارے رویے کیسے ہونے چاہئیں۔ ویسے تو اللہ کے فضل سے پتہ ہے لیکن یاددہانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور دنیا کو بھی پتہ چلے کہ ایک مسلمان کا صحیح ردّعمل ایسے حالات میں کیا ہوتا ہے۔

جہاں ہم دنیا کو سمجھاتے ہیں کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں کسی بھی قسم کا نازیبا اظہار خیال، کسی بھی طرح کی آزادی کے زمرے میں نہیں آتا۔ تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپین بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو یہ نہ ہی جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادئ ضمیر ہے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور کچھ ضابطۂ اخلاق ہوتے ہیں۔ جس طرح ہر پیشے میں ضابطہ اخلاق ہیں، اسی طرح صحافت کے لئے بھی ضابطہ اخلاق ہے اور اسی طرح کوئی بھی طرز حکومت ہو اس کے بھی قانون قاعدے ہیں۔ آزادی رائے کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے کے جذبات سے کھیلا جائے، اس کو تکلیف پہنچائی جائے۔ اگر یہی آزادی ہے جس پر مغرب کو ناز ہے تو یہ آزادی ترقی کی طرف لے جانے والی نہیں ہے بلکہ یہ تنزل کی طرف لے جانے والی آزادی ہے۔ مغرب بڑی تیزی سے مذہب کو چھوڑ کر آزادی کے نام پر ہر میدان میں اخلاقی قدریں پامال کر رہا ہے اس کو پتہ نہیں ہے کہ کس طرح یہ لوگ اپنی ہلاکت کو دعوت دے رہے ہیں۔ ابھی اٹلی میں ایک وزیر صاحب نے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ یہ بیہودہ اور غلیظ کارٹون ٹی شرٹس پر چھاپ کر پہننے شروع کر دیئے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی کہا ہے میرے سے لو۔ سنا ہے وہاں بیچے بھی جا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا علاج یہی ہے۔ تو ان لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ تو ہمیں نہیں پتہ کہ مسلمانوں کا یہ علاج ہے یا نہیں لیکن ان حرکتوں سے وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا ذریعہ ضرور بن رہے ہیں۔ جو کچھ بیوقوفی میں ہو گیا، وہ تو ہو گیا لیکن اس کو تسلسل سے اور ڈھٹائی کے ساتھ کرتے چلے جانا اور اس پر پھر مصر ہونا کہ ہم جو کر رہے ہیں ٹھیک ہے۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے غضب کو ضرور بھڑکاتی ہے۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا باقی مسلمانوں کا ردّعمل تو وہ جانیں، لیکن ایک احمدی مسلمان کا ردّعمل یہ ہونا چاہئے کہ ان کو سمجھائیں، خدا کے غضب سے ڈرائیں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں اور اپنے قادر و مقتدر خدا کے آگے جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔ اگر یہ لوگ عذاب کی طرف ہی بڑھ رہے ہیں تو وہ خدا جو اپنی اور اپنے پیاروں کی غیرت رکھنے والا ہے، اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔ وہ جو سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ جو انسان کے بنائے ہوئے قانون کا پابند نہیں ہے، ہر چیز پر قادر ہے، اس کی چکّی جب چلتی ہے تو پھر انسان کی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، پھر اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

پس احمدیوں کو مغرب کے بعض لوگوں کے یا بعض ملکوں کے یہ رویے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے۔ خدا کے مسیح نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے۔ یہ زلزلے، یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آ رہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ امریکہ نے تو اس کی ایک جھلک دیکھ لی ہے۔ پس اے یورپ! تو بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے کچھ خوف خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مسلمان ممالک یا مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویے درست کریں۔ ایسے رویے اور ایسے ردّعمل ظاہر کریں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو، آپ ﷺ کے حُسن کو دنیا کے سامنے رکھیں، ان کو دکھائیں۔ تو یہ وہ صحیح ردّعمل ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہئے۔

اب آجکل جو بعض حرکتیں ہو رہی ہیں یہ کون سا اسلامی ردّعمل ہے کہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو مار دیا، اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگا دی۔ اسلام تو غیر قوموں کی دشمنی میں بھی عدل کو، انصاف کو ہاتھ سے چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا، عقل سے چلنے کا حکم دیتا ہے، کجا یہ کہ پچھلے دنوں میں جو پاکستان میں ہوا یا دوسرے اسلامی ملکوں میں ہو رہا ہے۔ بہرحال ان اسلامی ممالک میں چاہے وہ غیر ملکیوں کے کاروبار کو یا سفارتخانوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں یا اپنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں یہ سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پس مسلمانوں کو چاہئے، مسلمان عوام کو چاہئے کہ ان غلط قسم کے علماء اور لیڈروں کے پیچھے چلنے کی بجائے، ان کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کی بجائے، عقل سے

کام لیں۔ آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ اس کو پہچانیں، اس کے پیچھے چلیں اور دنیا کی اصلاح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے اس مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوں کہ اب کوئی دوسرا طریق، کوئی دوسرا رہبر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے اور چلانے والا نہیں بنا سکتا۔ اسلام کی شان و شوکت کو بحال کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا ہے اور کروانا ہے انشاء اللہ۔

پس اس پر ہر ایک کو، مسلمان کہلانے والوں کو بھی غور کرنا چاہئے۔ اور ہمیں بھی ان کو سمجھانا چاہئے اور نام نہاد علماء کی ان بحثوں میں نہیں پڑنا چاہئے کہ جو آنے والا مسیح تھا ابھی نہیں آیا، یا اس نے تو فلاں جگہ اترنا ہے یعنی مہدی نے فلاں جگہ آنا ہے۔ دراصل جس طرح یہ نظریہ پیش کیا جاتا ہے یہ ایک حدیث کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اس روایت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح پیش فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''اگر یہ کہا جائے کہ احادیث صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے اترے گا اور دمشق کے منارۂ شرقی کے پاس اس کا اترنا ہوگا اور دو فرشتوں کے کندھوں پر اس کے ہاتھ ہوں گے تو اس مُصَرَّح اور واضح بیان سے کیوں کر انکار کیا جائے؟''۔ یعنی یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو صاف صاف اور کھلا کھلا بیان ہے اس سے کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں۔

تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ:

''اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان سے اترنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ سچ مچ خاکی وجود آسمان سے اترے بلکہ صحیح حدیثوں میں تو آسمان کا لفظ بھی نہیں ہے۔ اور یوں تو نزول کا لفظ عام ہے۔ جو شخص ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ ٹھہرتا ہے اس کو بھی یہی کہتے ہیں کہ اس جگہ اترا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ لشکر اترا ہے یا ڈیرا اترا ہے کیا اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ لشکر یا وہ ڈیرا آسمان سے اترا ہے۔ ماسوائے اس کے خدائے تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آسمان سے ہی اترے ہیں۔ بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ لوہا بھی ہم نے آسمان سے اتارا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ یہ آسمان سے اترنا اس صورت اور رنگ کا نہیں ہے جس صورت پر لوگ خیال کر رہے ہیں''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 132-133)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حدیثیں اس کی وضاحت سے بھری پڑی ہیں۔ تو لوگ خود تو اتنا علم نہیں رکھتے اور علماء غلط رہنمائی کرتے ہیں۔ آپؑ نے اس سے آگے فرمایا: ''اس لئے یہودیوں نے بھی غلطی کھائی تھی اور حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا''۔ تو بہرحال یہ ساری لمبی باتیں اور تفصیلیں ہیں، خطبے میں تو بیان نہیں ہو سکتیں۔ اب جس طرح حالات بدل رہے ہیں، احمدیوں کو بھی چاہئے کہ ان باتوں کو کھول کر اپنے ماحول میں بیان کریں تاکہ جس حد تک اور جتنی سعید روحیں بچ سکتی ہیں بچ جائیں، جو شرفاء بچ سکتے ہیں بچ جائیں۔ احمدی اپنے اپنے حلقے میں کھل کر ہر مذہب والے کو سمجھائیں کہ ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اب مَیں وہ حدیث جو ابوداؤد نے اپنی صحیح میں لکھی ہے ناظرین کے سامنے پیش کر کے اس کے مصداق کی طرف ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔ جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی، الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔ مسیح کے نام پر جو پیشگوئی ہے اس کی علامات خاصہ درحقیقت دو ہی ہیں۔ ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا''۔

اس بارے میں شروع کے خطبوں میں بھی ذکر ہو چکا ہے۔ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت بگڑی ہوئی ہے۔ اور کسی مصلح کو چاہتی ہے۔

تو فرمایا کہ: ''اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور ان کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف ان کے سامنے رکھ دے گا''۔ یعنی یہ خزانے ہیں اور وہ ان کے سامنے روحانی علم کی وضاحت کرے گا۔ پھر فرمایا: ''یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور ان میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا''۔ یعنی یہ پاکیزہ غذا جو سچائی کی ہے وہ ان کو ملے گی، صحیح اسلام کی تعلیم ان کو ملے گی، مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی اور یہ جو معرفت کا میٹھا شربت ہے یہ ان کو پلایا جائے گا۔ اگر یہ معرفت کا شربت پینے والے ہوتے تو غیر تعمیری قسم کا بلکہ تباہی پھیرنے والا ردّ عمل جو ان سے ظاہر ہوا ہے اس کی بجائے یہ ایک تعمیری ردّ عمل دکھاتے اور خدا کے آگے جھکنے والے ہوتے۔

فرمایا: ''اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی''۔ اسلام کا جو صحیح علم ہے وہ تو ایک بڑا قیمتی خزانہ ہے، موتیوں کی طرح ہے، اس سے ان کی جھولیاں پُر کرے گا۔ ''اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے ان کو دیئے جائیں گے''۔ یہ جو قرآن کریم کی خوشبو ہے یہ ان کو ملے گی۔

پھر فرمایا کہ ''دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائے گا۔ سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آ کر صلیبی زمین کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا۔ اور ان لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی، خوکوں کی بے شرمی'' یعنی سؤروں کی بے شرمی وہ بھی ایک جانور ہی ہے ''اور نجاست خوری ہے ان پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا۔ اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے'' (یعنی آنکھ پر پھوڑا سا بنا ہوا ہے) ان کو بیّن حجتوں کی سیف قاطعہ سے، ایسی دلیلوں کی تلوار سے جو کاٹنے والی ہے ''ملزم کر کے ان کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا''۔ تو یہ دلائل ہیں جن سے کاٹنا ہے تاکہ ان کے جو جھوٹے دعوے اور وجود ہیں ان کو ختم کر سکے۔ ''اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے''۔ جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ''مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آ کر دلیلوں سے اس کو ماریں گے۔ ''غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر بخوبی کھولی گئی ہیں۔ اب چاہے کوئی اس کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن آخر کچھ مدت اور انتظار کر کے اور اپنی بے بنیاد امیدوں سے یاس کلی کی حالت میں ہو کر ایک دن سب لوگ اس طرف رجوع کریں گے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 141-143 حاشیہ)

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کو چیلنج کیا ہے۔ عیسائیت جس تیزی سے پھیل رہی تھی یہ آپ ہی ہیں جنہوں نے اس کو روکا ہے۔ ہندوستان میں اس زمانے میں ہزاروں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے اس حملے کو نہ صرف روکا بلکہ اسلام کی ساکھ دوبارہ قائم کی۔ پھر افریقہ میں جماعت احمدیہ نے عیسائیت کی یلغار کو روکا۔ اسلام کی خوبصورت تصویر دکھائی، ہزاروں لاکھوں عیسائیوں کو احمدی مسلمان بنایا۔ تو یہ تھے مسیح کے کارنامے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک آپؑ کی دی ہوئی تعلیم اور دلائل کے ساتھ جماعت احمدیہ دلوں کو جیتتے ہوئے منزلیں طے کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ایک دن یہ لوگ مایوس ہو کر رجوع کریں گے۔

تو یہ ہے وضاحت اس بات کی کہ کس طرح ان لوگوں کے دجل اور فریب کو ختم کرنا ہے۔ یہ ہے خنزیر کو قتل کرنے اور صلیبوں کو توڑنے کا مطلب اور دجال سے مقابلے کا مطلب، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ ہی ہے جو ہر جگہ عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں ٹی وی پر ایک پروگرام آ رہا تھا شاید جیو یا ARY پر، یا اسی قسم کے کسی ٹی وی پر جو ایشیا سے آتے ہیں تو اس میں ایک علامہ ڈاکٹر اسرار صاحب یہ فرما رہے تھے کہ کیونکہ مسلمان علماء جاہل تھے اور دینی علم بالکل نہیں تھا۔ نہ قرآن کا علم تھا، نہ بائبل کا علم تھا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک علمی آدمی تھے، بائبل کا علم بھی رکھتے تھے، دوسرے مذاہب کا علم بھی رکھتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اس وقت عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور ان کا منہ بند کر دیا۔ ان کے الفاظ کا مفہوم کچھ اس قسم کا تھا۔ تو بہرحال یہ تو انہوں نے تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی (جیسا کہ خود آپؑ نے فرمایا) دلائل قاطعہ کے ذریعہ سے، مضبوط دلائل کے ذریعہ سے ان کو ردّ کیا وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں جنہوں نے اس وقت عیسائیت کے حملے روکے اور مسلمانوں کو عیسائی ہونے سے بچایا۔ آگے وہ اپنی اوٹ پٹانگ مختلف وضاحتیں کر رہے ہیں، مختلف وضاحتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی کچھ بولے کہ مسیح نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ تو آج تک مانا جاتا ہے کہ اگر عیسائیت کے مقابلے پر کوئی کھڑا ہوا اور اس کی تعلیم کو دلائل سے ردّ کیا تو وہ ایک ہی پہلوان تھا جس کا نام حضرت مرزا غلام

احمد قادیانی ہے۔

پس چاہے یہ لوگ آج تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ایک دن ان کو ماننا پڑے گا کہ یہ مسیحی دلائل ہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیئے اور جنہوں نے دجّال کا خاتمہ کیا اور آپؑ ہی مسیح موعود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا غلط اور ظاہری مطلب لینے کی وجہ سے مسلمان ابھی تک مسیح کا انتظار کر رہے ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اترے گا، ۔اس کو مزید کھولتے ہوئے کہ ان کا یہ مطلب غلط ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث ہی سے وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’منجملہ ان دلائل کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو آنے والے مسیح جس کا اس امت کے لئے وعدہ دیا گیا ہے وہ اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا بخاری اور مسلم کی وہ حدیث ہے جس میں اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ اور اَمَّکُمْ مِّنْکُمْ لکھا ہے جس کے یہ معنی ہیں وہ تمہارا امام ہوگا اور تم ہی میں سے ہوگا۔ چونکہ یہ حدیث آنے والے عیسیٰ کی نسبت ہے اور اسی کی تعریف میں اس حدیث میں حَکَم اور عَدَل کا لفظ بطور صفت موجود ہے جو اس فقرہ سے پہلے ہے اس لئے امام کا لفظ اسی کے حق میں ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس جگہ مِنْکُم کے لفظ سے صحابہ کو خطاب کیا گیا ہے۔ اور وہ وہی مخاطب تھے لیکن ظاہر ہے کہ ان میں سے تو کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اس لئے مِنْکُم کے لفظ سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں قائمقام صحابہ ہے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صحابہ کا قائمقام ہے۔ ان کی جگہ پر ہے۔’’ اور وہ وہی ہے جس کو اس آیت مفصّلہ ذیل میں قائمقام صحابہ کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔﴾ (آیت ۴۔۵) ۔ کیونکہ اس آیت نے ظاہر کیا ہے کہ وہ رسول کریمؐ کی روحانیت سے تربیت یافتہ ہے۔ اور اسی معنے کی رو سے صحابہ میں داخل ہے اور اس آیت کی تشریح میں حدیث ہے لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس ۔ اور چونکہ اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پُر کرنا لہٰذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں‘‘۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید وضاحت فرمائی۔ فرمایا کہ:

’’حدیث لَامَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی جو ابن ماجہ کی کتاب میں جو اسی نام سے مشہور ہے اور حاکم کی کتاب مستدرک میں انس بن مالک سے روایت کی گئی ہے اور یہ روایت محمد بن خالد الجندی نے ابان بن صالح سے اور ابان بن صالح نے حضرت حسن بصری سے اور حسن بصری نے انس بن مالک سے اور انس بن مالک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی خُو اور طبیعت اور طریق پر آئے گا اور کوئی بھی مہدی نہیں آئے گا۔ یعنی وہی مسیح موعود ہوگا اور وہی مہدی ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو اور طبیعت پر طریق تعلیم پر آئے گا۔ یعنی بدی کا مقابلہ نہ کرے گا اور نہ لڑے گا۔ اور پاک نمونہ اور آسمانی نشانوں سے ہدایت کو پھیلائے گا۔ اور اسی حدیث کی تائید میں وہ حدیث ہے جو امام بخاری نے صحیح بخاری میں لکھی ہے جس کے لفظ یہ ہیں کہ یَضَعُ الْحَرْبَ۔ یعنی وہ مہدی جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کر دے گا۔ اور اس کی یہ ہدایت ہوگی کہ دین کے لئے لڑائی مت کرو بلکہ دین کو بذریعہ سچائی کے نوروں اور اخلاقی معجزات اور خدا کے قرب کے نشانوں سے پھیلاؤ۔ سو مَیں سچ سچ، کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کے لئے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے‘‘۔ یعنی اگر مسلمان دین کے نام پر لڑائی کریں تو ’’ان کی وصیتوں اور حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے‘‘۔

(حقیقة المهدی ۔روحانی خزائن جلد14صفحه 429-432)

اب دیکھ لیں آجکل مسلمانوں کے حالات اس کی تائید کر رہے ہیں۔ اگر یہ جنگیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتیں تو اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ ﴿وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْن﴾ اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر فرض ٹھہرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں مل رہی تو سوچنا چاہئے۔ اگر جنگیں لڑنے کا زیادہ ہی شوق ہے تو پھر اسلام کے نام پر تو نہ لڑی جائیں۔

اس زمانے میں مسلمانوں کا دوسری قوموں سے شکست کھانا یہ بھی اس بات کی خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت ہے کہ جو مسیح آنے کو تھا وہ آ گیا ہے۔ اور یَضَعُ الْحَرْب کے تحت دینی جنگوں کا جو حکم ہے یہ موقوف ہو چکا ہے۔ ہاں اگر جہاد کرنا ہے تو دلائل سے کرو، براہین سے کرو۔ اب مسلمانوں کی اسلام کے نام پر لڑی جانے والی جنگوں کے نتائج تو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے مطابق مسلمانوں کے خلاف ہیں اور ہر آنکھ رکھنے والے کو نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ ہے کہ میں مومن کی مدد کرتا ہوں اگر مومن ہو تو۔ تو دو ہی باتیں ہیں یا یہ کہ یہ مسلمان مومن نہیں ہیں۔ یا یہ جنگوں کا وقت غلط ہے اور زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن یاد رکھیں ان لوگوں میں یہ دونوں باتیں ہی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مان کر پھر مومن تو نہیں رہ رسکتے۔ اور مسیح اور مہدی کے دعوے کے بعد، اس کی بات نہ مان کر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حقدار نہیں ٹھہر سکتے۔ پس اس زمانے میں مسیح و مہدی کا جو دعویٰ کرنے والا ہے وہ یقیناً سچا ہے۔

پھر آپ نے اپنی اس سچائی کے لئے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، ایسا دعویٰ کیا ہے جو کوئی جھوٹا نہیں کر سکتا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں‘‘۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی کا یہ حوالہ ہے)۔

فرمایا کہ: ’’اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو مَیں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے۔ پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام کر دیا‘‘۔ (تتمه حقیقةالوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحه503)

جو اللہ تعالیٰ کے نام کا دعویٰ کرتا ہے اگر اس کا دعویٰ سچا نہ ہو تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرتا ہے۔ خود ہی دیکھ لیں اللہ جھوٹے نبی کے متعلق فرماتا ہے ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ﴾ (الحاقة:45-46) اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کو ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور پھر فرمایا ﴿ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ﴾ (الحاقة:47) پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔

اب کوئی بتائے کہ کیا اس دعوے کے بعد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا کہ مَیں نبی ہوں اور مجھے تمام تائیدات حاصل ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رگ جان کاٹی ہے یا اس وعدے کے مطابق کہ ﴿وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُالْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الروم:48) اور ہم نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض ٹھہرا لیا ہے، مدد کی ہے اور جماعت کی مدد کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی آج پوری شان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے۔ آج 181 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور افریقہ کے دور دراز جنگلوں میں بھی اور تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی اور جزائر میں بھی موجود ہیں۔ تو کیا یہ تمام تائیدات الٰہی آپؑ کی صداقت پر یقین کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اگر یہ شخص جھوٹا ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے مطابق اس کی پکڑ کیوں نہیں کی۔ کیوں اپنی طرف الہامات منسوب کرنے کی وجہ سے اسے تباہ و برباد نہ کر دیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے۔ سوچو اور عقل سے کام لو۔ مسلمانوں کو مَیں یہ کہتا ہوں، کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کر رہے ہو۔ ایک جھوٹے کا حال تو یہ ہے کہ پچھلے دنوں پاکستان میں کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو تھوڑی سی آپس میں فائرنگ کے بعد انہوں نے اس کو گرفتار کر لیا اور اب جیل میں ڈالا ہوا ہے۔ تو یہ انجام تو فوراً ان کے سامنے آ گیا۔ اس سے پہلے بھی کئی ہو چکے ہیں۔

بہر حال، پھر آپؑ کی صداقت کی ایک آسمانی شہادت بھی ہے جس کا پہلے بھی مَیں نے ذکر کیا تھا۔ یعنی چاند اور سورج کا گرہن لگنا۔ یہ ایک ایسا نشان ہے جس میں کسی انسانی کوشش کا عمل دخل نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے 1400 سال پہلے جس طرح معین رنگ میں پیشگوئی کی تھی اور ہمیں بتایا تھا اس طرح معین طور پر اس زمانے میں بھی جبکہ سائنس نے ترقی کر لی ہے اتنے رستے بلکہ قریب کے رستے کی بھی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی کہ رمضان کا مہینہ ہوگا فلاں تاریخ کو سورج کو گرہن لگے گا اور فلاں تاریخ کو چاند کو گرہن لگے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ ’’اِنَّا لِمَهْدِیْنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْهُ‘‘ (دارقطنی صفحه188) یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے دو ہی نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات چاند کو اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج کو گرہن لگے گا۔

چنانچہ یہ گرہن 1894ء میں لگا اور 13-14-15 تاریخوں میں سے 13 تاریخ کو رمضان کے مہینے میں چاند کو گرہن لگا۔ 27-28-29 تاریخوں میں سے 28 تاریخ کو رمضان میں سورج کو گرہن لگا۔ یہ آپ کی صداقت کی بڑی واضح دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میرے علاوہ اس وقت دعویٰ بھی کسی کا نہیں تھا۔ بعض مولوی، قمر وغیرہ کی بحث میں پڑتے ہیں تو قمر تو بعض کے نزدیک دوسری رات کے بعد کا چاند اور بعض کے نزدیک تیسری رات کے بعد کا چاند کہلاتا ہے۔ اب کوئی دکھائے کہ کیا تائید کے اس نشان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی دعویٰ موجود تھا۔ اگر دعویٰ ہے تو صرف ایک شخص کا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ بے شمار علامتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اگر مَیں نہیں تو کوئی دوسرا آیا ہوا ہے تو دکھاؤ۔ کیونکہ وقت بہرحال تقاضا کر رہا ہے۔ لیکن یہ لوگ دکھا تو نہیں سکتے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سچے دعوے دار ہیں کیونکہ زمینی اور آسمانی تائیدات آپؑ کے حق میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا معیار نبوت آپ کی تائید کر رہا ہے۔ خود کچھ لوگ ماضی میں بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ پاک صاف شخصیت کے مالک تھے۔ آپؑ کا ماضی بھی پاک تھا، آپؑ کی جوانی بھی پاک تھی۔ علمی بھی تھے اور اسلام کی خدمت بھی آپ سے زیادہ کسی نے نہیں کی۔ یہ غیروں نے بھی تسلیم کیا۔ پھر سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی اگر عقل پہ پردے پڑے ہوئے ہیں تو ان کا اللہ ہی حافظ ہے۔ کیونکہ کسی کو ماننے کی توفیق بھی اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اب بتلاویں اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے۔ کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تَفَكَّرُوْا وَتَنَدَّمُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تَغْلُوْا‘‘ یعنی غور کرو، کچھ شرم کرو، اللہ سے ڈرو کیوں بے حیائیوں میں آگے بڑھ رہے ہو۔‘‘ اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوی میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہیں دنوں میں آسمان سے اتر آئے کیونکہ مَیں تو اس وقت موجود ہوں، مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے تا مَیں ملزم ٹھہر سکوں‘‘۔ یہ اس وقت آپؑ نے ساروں کو چیلنج دیا تھا۔ ’’آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے‘‘۔ یعنی جو سچے ہوں اس کی دعا جھوٹے کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے۔ ’’لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا‘‘۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179)

پھر آپ نے فرمایا: ’’اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ دین اور سچائی کے دشمن ہیں۔ اگر اب بھی ان لوگوں کی کوئی جماعت دلوں کو درست کر کے میرے پاس آوے تو مَیں اب بھی اس بات کے لئے حاضر ہوں کہ ان کے لغو اور بیہودہ شبہات کا جواب دوں اور ان کو دکھلاؤں کہ کس قدر خدا نے ایک فوج کثیر کی طرح میری شہادت میں پیشگوئیاں مہیا کر رکھی ہیں جو ایسے طور سے ان کی سچائی ظاہر ہوئی ہے جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے‘‘۔

اب جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اگر کوئی آنا چاہے تو سو سال کے بعد آج بھی دلوں کو درست کر کے آنے والی شرط قائم ہے۔ اور جو آتے ہیں وہ حق کو پا بھی لیتے ہیں۔

فرمایا کہ: ’’یہ نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ مَیں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا‘‘۔

فرمایا کہ: ’’پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا۔ اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اُس کی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے‘‘۔ یعنی یہ اللہ کی طرف سے یہودیوں کو جواب دیا گیا ہے کہ ’’جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے‘‘۔ اور اللہ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ سچائی ظاہر ہو رہی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ’’اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔

فرمایا: ’’سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا‘‘۔

(تجلیات الٰہیہ ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 408-410)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے یا پیشگوئی ہے اور ہم ہر روز اس کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ہر مذہب و قوم کے لئے بھی یہ غور کا مقام ہے۔ مسیح موعود کی جماعت اللہ تعالیٰ کے ان سے کئے گئے وعدہ کے مطابق ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہر روز ہم ترقی کو دیکھتے ہیں۔ پس مسلمان بھی غور کریں (جو احمدیوں کے علاوہ مسلمان ہیں) کہ مسیح و مہدی جو آنے کو تھا وہ آچکا ہے۔ اور اس کی صداقت کے لئے قرآن و حدیث میں بے شمار ثبوت موجود ہیں۔ قرآن سے بھی اور حدیث سے بھی مل جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک دو کا مَیں نے ذکر بھی کیا ہے۔ زمانے کی حالت بھی اس کو پکار رہی ہے۔ اب کس انتظار میں بیٹھے ہو۔ کچھ تو اے لوگ سوچو۔ عیسائیوں کے لئے بھی جس مسیح نے دوبارہ آنا تھا آ گیا ہے۔ اور باقی مذاہب والوں کو بھی ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے۔ اب اگر ایک دوسرے کے جذبات کا احترام سکھانا ہے تو اسی مسیح و مہدی نے سکھانا ہے۔ اب اگر تمام مذاہب کے انبیاء کا احترام سکھانا ہے تو اُسی مسیح موعود نے سکھانا ہے۔ اب اگر دنیا میں امن اور پیار اور محبت پھیلانی ہے تو اسی مسیح موعود نے پھیلانی ہے۔ اب اگر انسانیت کو دکھوں اور تکلیفوں سے نجات دلانی ہے تو اسی مسیح موعود و مہدی موعود نے دلانی ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے دکھانے ہیں اور بندے کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کے طریق بتانے ہیں تو اسی مسیح و مہدی نے بتانے ہیں۔ پس اگر دنیا ان تمام باتوں کا حصول چاہتی ہے۔ تو تمام نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور مسیح و مہدی کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ ورنہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے سائے منڈلاتے نظر آ رہے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا سے خبر پا کر ہمیں بتا چکے ہیں۔ پس آپ جو احمدی ہیں ان سے بھی مَیں یہ کہوں گا کہ ہر احمدی اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کے ساتھ دنیا کو بھی اس انذار سے آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاداروں پر رحم کرے اور ان کو حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: حضرت مسیحِ موعود کا
بے مثال عشق رسول ﷺ از صفحہ نمبر 4

کہ آپ اورنگ زیب عالمگیر کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو بادشاہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس پر تانا شاہ حاکم حیدر آباد گولکنڈہ نے جو صاف گوئی سے جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ تانا شاہ نے کہا "نہیں تمہاری غلطی ہے۔ اگر ہم بادشاہ نہیں ہوئے تو عالمگیر کو شہنشاہ کون کہے گا۔"

(کتاب "قصصِ ہند" صفحہ 139 مصنف شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد شائع کردہ مجلسِ ترقیء ادب۔ کلب روڈ۔ لاہور۔ طبع دوم اپریل 1971ء ناشر پروفیسر حمید احمد خان لاہور)

اللہ کے فضل و احسان سے حضرت مسیحِ موعودؑ اور آپ کی جماعت تو خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو نبیوں کا شہنشاہ مانتی ہے جن کے ماتحت امتی نبی آسکتے ہیں۔

ختمِ نبوت کی حقیقت کا بیان

❁ اس نکتہ کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیحِ موعودؑ 1907ء میں یعنی اپنے سنِ وفات سے فقط ایک سال قبل اپنی عظیم الشان تصنیف حقیقۃ الوحی میں یوں فرماتے ہیں:

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہء کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100۔ حاشیہ)

❁ حضرت محمد ﷺ کی بے مثال شان اور اپنی غلامی کا ایمان افروز تذکرہ 1907ء کی تصنیفِ لطیف حقیقۃ الوحی میں آپ واضح طور پر کرتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام نامِ محمد ﷺ ہے۔ ہزار ہزار درود اور سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اسکی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہاء درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو مبدء ہے ہر ایک فیض کا اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو دیا گیا ہے۔ جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محرومِ ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات و مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 117-118)

❁ **1907**ء کی ہی ایک اور تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" میں گویا یہی مضمون حضور نے نظم میں بیان فرمایا ہے۔ دو لاجواب اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد ﷺ دلبر میرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

("قادیان کے آریہ اور ہم" روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 456)

❁ آپؑ نے اپنے وصال سے صرف چند ماہ پہلے ایک کتاب "چشمہء معرفت" شائع فرمائی۔ اس میں آپ ایک بار پھر واضح فرماتے ہیں کہ:

"اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضور ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے۔ نہ کوئی نئی نبوت ہے۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے۔ میں بار بار تمام دنیا پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں اسلام ہی صرف ایسا مذہب ہے جس کو زندہ مذہب کہنا چاہئے باقی تمام مذاہب قصوں کی پرستش میں گرفتار ہیں۔"

("چشمہء معرفت" روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 341)

❁ اب ہم ایک ایسے خط کا ذکر کرتے ہیں جو "اخبارِ عام" میں **26/ مئی 1908**ء کو شائع ہوا اور یہی حضرت مسیحِ موعودؑ کا یومِ وصال پُر ملال ہے۔ یہ خط حضور نے "اخبارِ عام" مورخہ 23/ مئی 1908ء کے شمارہ میں ایک خبر شائع ہونے پر اخبارِ عام کو بھجوایا تھا۔ جو اخبار مذکور کی 26/ مئی 1908ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ گویا یہ حضرت مسیح موعودؑ کا آخری اعلان ہے جو آپ نے مخلوقِ خدا کو پہنچایا۔ اس خط کا ایک وضاحتی حصہ ہم یہاں درج کرتے ہیں:

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآنِ شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت ﷺ کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآنِ شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شوشہ قرآنِ شریف کا منسوخ کرسکے۔"

(اخبارِ عام۔ لاہور مورخہ 26/ مئی 1908ء)

حرفِ آخر

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہم نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے بالکل ابتدائی زمانے کا الہام جو ماموریت کے بارہ میں تھا کتاب "براہینِ احمدیہ" حصہ چہارم صفحہ 598 (روحانی خزائن جلد اول) سے درج کر کے یہ حقیقت واضح اور ثابت کی ہے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے مامور کیا گیا ہے تو اس کی بنیاد یہی تھی کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سچے غلام اور عاشق تھے۔ اس لئے بے انصاف مخالفین کا یہ اعتراض خود بخود دھڑام سے ڈھیر ہو جاتا ہے کہ (خدانخواستہ) حضرت مسیحِ موعودؑ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں یا ان کے مقابل پر الگ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

براہینِ احمدیہ جلد چہارم سے شروع کر کے اور ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے مختلف سالوں کی کتب حضرت مسیحِ موعودؑ سے تقریباً دو درجن حوالے درج کئے جن سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اپنے آقا اور محبوب حضرت محمد ﷺ کے عشق میں مسلسل ترقی اور سرشاری کے مقامات طے کرتے جاتے ہیں اور آپ کو جو بھی روحانی مرتبہ یا مقام اپنے رب کی طرف سے عطا ہوتا ہے وہ اسے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی غلامی اور محبت کا فیضان یقین کرتے ہیں اور اس حقیقت کا محبت بھرے الفاظ اور تشکر سے لبریز جذبات کے ساتھ اعلان کرتے ہیں اور عمر بھر اپنی روحانی ترقی اور مرتبے اور اعزاز کا سہرا مکمل طور پر حضرت محمد ﷺ کی سچی پیروی اور حضور ﷺ کے فیض کا نتیجہ و ثمرہ قرار دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک پھول حضرت محمد ﷺ کے قدموں میں نچھاور کرتے ہیں۔

حضور کی کتاب "آئینہء کمالاتِ اسلام" سے فارسی کے دو اشعار سماعت فرمائیے:۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

یعنی اگر تم محمد ﷺ کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو ان کے عاشقوں میں داخل ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ کا وجود اس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اے محمد ﷺ کی جان! تجھ پر میری جان قربان۔ تو نے میرے رُوئیں رُوئیں کو اپنے عشق سے منور کردیا ہے۔"

❁ آخر میں خاکسار اس مضمون کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اس وجد آفرین گواہی پر ختم کرتا ہے:۔

"الغرض آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو ایسا عشق تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؑ کی جان اس عشق میں بالکل گداز تھی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا اور اپنے حواس ظاہری و باطنی سے محسوس کیا کہ آپؑ کا ذرہ ذرہ محمدؐ اور خدائے محمدؐ اور دینِ محمدؐ پر قربان تھا۔"

(کتاب "سیرۃ طیبہ" تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 46-47)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

❁❁❁❁❁❁❁

UMRAH GROUP 2006
£ 849.00 Per Person Sharing
Departure 6th April 2006, Returning 18th April 2006
Package Includes:
Direct flight with Saudi Arabian Airlines
4* Accommodation in Makkah (Hotel Elaf Al Huda)
4* Accommodation in Madinah Munawara (Hotel Elaf Taibah)
Full Transportation, Bed and Breakfast , Umrah Visa,
Ziyarats in Makkah & Madinah
Accompanying Guide, Room Sharing 3-4 People
Onward connections to Pakistan or India can be arranged at Extra Cost
For the Best Airfares to
USA - EUROPE - ASIA - AFRICA - MIDDLE EAST - FAR EAST - CARRIBEAN
Travel Insurance, Worldwide Hotels, Packages & Car Hire
Contact:
SKYLINKS TRAVEL LIMITED
Tel: 020 7101 0244 Mobile: 078 8623 6688
www.skylinkstravel.com

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

آپ یہاں تشریف لائے اور ہماری درخواست قبول کی۔ موصوف نے بتایا کہ امن کے قیام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمیں پورا ساتھ ملتاہے۔ جب بھی ہم نے ضرورت کے وقت کہیں بھی میڈیکل کیمپ لگانے کے لئے جماعت سے مدد کی درخواست کی جماعت نے ہماری مدد کی۔ ہم جماعت کے شکرگزار ہیں۔

موصوف نے ''سرودھرم سد بھاؤ کمیٹی'' کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ممبر ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان اور سبھی لوگ ہیں اور اس کا مقصد پورے ملک میں امن قائم کرنا ہےاور سلامتی کا ماحول پیدا کرنا ہے۔

استقبالیہ کی اس تقریب میں آنے والے مہمانوں میں سے بابا فقیر چند جی صاحب مذہبی لیڈر Jai Maa Ashram ، سوامی بھگوان داس جی صاحب مذہبی سربراہ Brahcharia Ashram ، ولیم جوزف Paster Incharge Mona Memorial Church ، ماسٹر اجاگر سنگھ لادیا صاحب جنرل سیکرٹری گردوارہ شری گرو سنگھ سبھا، راتان سنگھ راجپوت کنوینئر سد بھاؤ کمیٹی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر سد بھاؤ کمیٹی صاحب کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔

اس تقریب میں ہندسماچار گروپ آف اخبارات کے چیف ایڈیٹر شری وجے کمار چوپڑہ بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میرا اور حضور کا رشتہ اس طرح بنتا ہے کہ ان کی بھی پیدائش پاکستان کی ہے اور میری بھی۔ انہوں نے ایگریکلچر کی جس یونیورسٹی سے سند حاصل کی اس کی دیوار کے ساتھ میرے دادا کا مکان تھا۔ موصوف نے کہا کہ ہندسماچار گروپ نے سبھی مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اس وقت جمع کرنے کی کوشش کی جب ہندوؤں اور سکھوں میں تناؤ تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے پہلی بار جماعت احمدیہ کو رام نومی کے پروگرام میں بلایا تو باقی مذاہب کے لوگوں نے اعتراض کیا۔ لیکن آج وہی لوگ انہیں ہر پروگرام میں بلائے جانے کی پیشکش کرتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کے انوراگ جی کے گھر آنے پر کہا کہ ایک روحانی خلیفہ کا کسی کے گھر آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ زمین کے ساتھ جڑے ہیں۔ لوگوں سے جو ملنے کا سلسلہ ہے اس سے ہی دلوں کے فاصلے کم ہوں گے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے پیار، امن کی خوشبو بکھیرنی ہے۔ موصوف نے حضور انور سے درخواست کی کہ بہت سے مدرسے ہیں جن میں مسلم بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں پڑھائیں، اس قابل بنائیں کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوجائیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوکر اپنی قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

استقبالیہ سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے ساتھ اپنے خطاب کو شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مسلمان ہمیشہ دعا سے اپنا کام شروع کرتا ہےاور کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ دعا ایسی ہے کہ ہر شخص اگر اس کے ساتھ اپنا کام شروع کرے اور دل میں احساس رکھے، اس کا مطلب آتا ہو کہ مَیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ انسان اگر سوچتا رہے کہ مَیں دنیا میں آیا اور مجھے اس ذات سے مل رہا ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ مجھ میں بہت سی کمزوریاں ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ دیتا رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انسان اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھے، انسانی قدروں کی حفاظت کرے، دوسروں کی عزت کا احساس دل میں رکھے۔ ہر مذہب والا جسے خدا پر یقین ہے اور اس کے دل میں خدا کا خوف ہے وہ جب سوچے گا تو اچھی بات سوچے گا۔

حضور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھیں اور دوسرے ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانیں۔ اس سے معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت، امن اور صلح وآشتی کی فضا قائم ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مقررین نے بتایا ہے کہ انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے قادیان والے بہت مدد کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھو، ایک دوسرے کا احساس کرو، اس سے ہمدردی کرو۔ ایک دوسرے کے شکرگزار رہو۔

حضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے شکرگزار نہ ہوگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم خدا کے بھی شکرگزار نہیں ہو۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کی عزت واحترام کرتی ہے۔ جو ہم سے اچھا سلوک نہ بھی کرے ہم نے کبھی بھی پلٹ کر اس کو جواب نہیں دیا تاکہ کوئی انگلی نہ اٹھائے کہ احمدیوں کی وجہ سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے کہا گیا ہے کہ ہر سال یہاں آؤں۔ دنیا کے 181 ممالک میں جماعت قائم ہے۔ اب اس سال دس سے زائد ملکوں میں گیا ہوں اور اب لندن والے کہتے ہیں کہ آپ تو لندن وزٹ کرنے آتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی اگر مجھے وقت ملے گا اور ہر سال موقع ملے گا تو ضرور آؤں گا۔ باقی ممالک بھی چاہتے ہیں کہ مَیں ضرور آؤں۔

حضور نے فرمایا کہ انوراگ صاحب لندن آئے تھے اور مجھے ملے تھے اور انٹرویو لیا تھا۔ مَیں نے پہلی شرط یہ لگائی تھی کہ وہ بات لکھی جائے جو کہوں۔ مرچ مسالہ نہ لگائیں۔ چنانچہ انہوں نے شائع کرنے سے پہلے مجھے بھیج دیا کہ دیکھ لیں جو وعدہ کیا ہے پورا کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض جرنلسٹ ایماندار نہیں ہوتے۔ انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہےاور کررہے ہیں۔

حضور انور نے ہندسماچار کے چیف ایڈیٹر شری وجے کمار چوپڑہ کے بارہ میں فرمایا کہ ان کی یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ ایماندار ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میڈیا ایسی چیز ہے کہ منٹوں میں سارے ملک میں آگ لگا سکتا ہے اور اگر چاہے تو بھائی چارہ کی فضا پیدا کرسکتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو ایسا ہی میڈیا اور جرنلسٹ ملیں جو ملک میں صلح و امن کی فضا پیدا کرنے والے ہوں۔

حضور انور کے خطاب کے بعد انوراگ سُود صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آج میرے لئے اس لحاظ سے بھی خوشی کا دن ہے کہ حضرت صاحب میرے اس نئے گھر میں پہلے مہمان ہیں۔ اس پروگرام کے آخر پر کمیٹی کے ممبران کی طرف سے عزت افزائی کے لئے حضور انور کو چادر پہنائی گئی۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے انوراگ سُود صاحب کے گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

اس تقریب میں شریک ہونے والے تمام مہمانوں کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔

یہاں سے روانگی سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

ڈاکٹر او۔ پی۔ چوہدری صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف کا اسی علاقہ میں اپنا ہسپتال ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر او۔ پی صاحب کی درخواست پر کچھ دیر کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

یہاں سے شام سات بجے قادیان کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور قادیان پہنچے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

9/جنوری 2006ء بروز سوموار :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ممبران صدر انجمن احمدیہ، مجلس تحریک جدید اور وقف جدید کی مشترکہ میٹنگ

صبح سوا دس بجے ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان، ممبران مجلس تحریک جدید وممبران وقف جدید قادیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مشترکہ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور مختلف نظارتوں اور وکالتوں کا شعبہ وار انتظامی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل فرمائی اور بعض انتظامی ہدایات دیں اور بعض امور کے تعلق میں موقع پر فیصلے فرمائے اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

یہ میٹنگ بارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر تینوں انجمنوں کے ممبران نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فضل عمر پریس قادیان کا معائنہ

پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور فضل عمر پریس قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ پریس سابقہ زنانہ جلسہ گاہ محلّہ باب الانوار کے غربی جانب ہے اور 1975ء سے کام کررہا ہے۔

جب حضور انور پریس میں تشریف لائے تو پریس کی مشینیں چل رہی تھیں۔ ایک پرنٹنگ مشین کے بارہ میں حضور نے دریافت فرمایا کہ کب سے چل رہی ہے۔ تو اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ گزشتہ تین ماہ سے چل رہی ہے اور تفسیر صغیر اسی مشین پر طبع ہوئی ہے۔ ایک دوسری پرنٹنگ مشین کو بھی حضور انور نے دیکھا Hand Feed ہے۔ اس میں ہاتھ سے ایک ایک کاغذ لگانا پڑتا ہے۔

حضور انور نے پلیٹ بنانے کا کمرہ بھی دیکھا تو دریافت فرمایا کہ اس جگہ پہلے کیا تھا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ عمارت پریس کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔

فولڈنگ مشین کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کی رفتار کیا ہے۔ تو منتظمین نے بتایا کہ چار ہزار فی گھنٹہ۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پرنٹنگ کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ Stitching مشین کی ضرورت کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

پھر حضور انور پریس کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں کیمرہ وغیرہ سے نیگٹو تیار کئے جاتے ہیں۔ حضور انور نے کمپیوٹر روم کا بھی معائنہ فرمایا اور اخبار 'البدر' کا پرنٹ دیکھا۔

پریس کے معائنہ کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں ملٹی کلر کارڈ وغیرہ چھپتے ہیں؟ تو حضور انور کو بتایا گیا کہ چھپ سکتے ہیں۔ حضور انور نے مشین کی سپیڈ کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ اسے درمیانی رفتار سے چلائیں۔

بیوت الحمد کالونی کا وزٹ

پریس کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت محلّہ ناصر آباد میں بیوت الحمد کالونی اور اس سے ملحقہ درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔ نعمان دہلوی صاحب 2۔ عبدالرحمٰن صاحب 3۔ ممتاز احمد صاحب 4۔ عبدالرشید ملکانہ صاحب 5۔ حفیظ احمد صاحب شیخوپوری 6۔ مظفر امروہی صاحب 7۔ غلام نبی صاحب درویش 8۔ بشیر احمد ناصر صاحب 9۔ افتخار مجیب صاحب 10۔ تنویر خادم صاحب 11۔ بیوہ بشیر احمد خادم صاحب درویش مرحوم 12۔ خورشید انور صاحب 13۔ ملک صلاح الدین صاحب درویش مرحوم 14۔ عبداللہ درویش مرحوم 15۔ عمر علی صاحب درویش 16۔ جلال الدین صاحب 17۔ محمود احمد عارف صاحب درویش 18۔ چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم 19۔ محمد شفیع صاحب درویش مرحوم 20۔ سکندر خان صاحب درویش مرحوم 21۔ ایوب بٹ صاحب درویش 22۔ بشیر مہار صاحب درویش 23۔ عبدالقادر دہلوی صاحب 24۔ جاوید اقبال چیمہ صاحب 25۔ یونس بہاری صاحب درویش 26۔ جمیل احمد ناصر صاحب 27۔ محمد موسیٰ گجراتی صاحب 28۔ عبدالباسط فضل صاحب 29۔ مظفر اقبال چیمہ صاحب 30۔ مرزا محمود احمد صاحب درویش مرحوم 31۔ ادریس اسلم صاحب 32۔ عبدالغالب صاحب درویش مرحوم 33۔ عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم 34۔ حافظ عبدالعزیز صاحب درویش مرحوم 35۔ سلطان احمد انجینئر صاحب 36۔ عبداللہ نابائی صاحب درویش 37۔ بشیر الدین صاحب 38۔ ملک بشیر احمد صاحب 39۔ محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ وامور خارجہ 40۔ عبدالمومن راشد صاحب 41۔ نعیم احمد ڈار صاحب 42۔ اسحاق صاحب درویش مرحوم 43۔ مبارک احمد شیخوپوری 44۔ اکرم گجراتی صاحب 45۔ چوہدری فیض صاحب درویش 46۔ خواجہ بشیر احمد صاحب 47۔ خواجہ احمد حسین صاحب درویش 48۔ چوہدری محمد اکبر صاحب 49۔ فتح محمد گجراتی صاحب 50۔ چوہدری عارف ننگلی صاحب 51۔ نصیر احمد صاحب حافظ آبادی 52۔ ایوب ساجد صاحب۔

حضور انور باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ آج کا دن ان خاندانوں کے لئے انتہائی خوشی ومسرت اور ہمیشہ کے لئے یاد رہنے والا دن تھا۔ سبھی اپنے گھروں میں پیارے آقا کی آمد پر بہت خوش تھے۔ اور ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارک باد دیتے تھے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

ان گھروں کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک

پردعاکے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

دعاکے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس دارالمسیح اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں قادیان اور ہندوستان کی جماعت Charkote سے آنے والی بعض فیملیز شامل تھیں۔مجموعی طور پر 42 خاندانوں کے 273 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ملاقاتوں کے بعد حضورانور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

10/جنوری 2006ء بروز منگل :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔سوا ایک بجے حضورانور نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

چار بج کر دس منٹ پر حضورانور اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ قادیان کے مکین آج بھی اپنے گھروں سے نکل کر بہشتی مقبرہ کی طرف جانے والے راستوں پر اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد ہزارہا کی تعداد میں مہمانوں کے واپس چلے جانے کی وجہ سے قادیان کی گلیوں میں رش کم ہوگیا ہے۔لیکن اس کے باوجود جب بھی حضور انور بہشتی مقبرہ کی طرف جانے کے لئے دارالمسیح سے باہر تشریف لاتے ہیں تو قادیان کی یہی گلیاں حضور انور کا دیدار کرنے والوں سے بھر جاتی ہیں۔ اور راستوں کے دونوں اطراف خواتین مرد بچے بوڑھے سبھی حضورانور کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یکدم سارے گھر خالی ہوگئے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا حضور انور کے دیدار کے لئے نظریں بچھائے کھڑا ہے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پانچ بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔آج ربوہ (پاکستان) اور بنگلہ دیش کے بعض احباب کے علاوہ ہندوستان کی 18 جماعتوں سکندرآباد ،قادیان ،آسنور ،حیدرآباد ،شملہ ،Jind ، کالی کٹ، کیرنگ ،لکھنؤ، Medi، PalghatKeri، گیا، Arah، Manipur، Matnor، اڑیسہ ،سری نگر ،ممبئی، Dangah کے 63 خاندانوں کے 493 افراد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

11/جنوری 2006ء بروز بدھ :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج عیدالاضحیہ کا مبارک دن تھا۔اور یہ دن کئی لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔1947ء سے ہجرت کے بعد قادیان کی سرزمین پر پہلی بار ایسی عید ہے جو خلیفۃ المسیح نے پڑھائی اور پھر قادیان میں یہ پہلی ایسی عید اور خطبہ عید ہے جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

پھر ایک اور لحاظ سے بھی یہ دن بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے ۔سال 1900 میں 11/جنوری کا دن عیدالاضحیہ کا وہ مبارک دن تھا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عید کی نماز کے بعد جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ ''خطبہ الہامیہ'' کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس میں حضور علیہ السلام نے قربانیوں کا فلسفہ بیان فرمایا تھا۔

امسال بھی یہ عیدالاضحیہ 11/جنوری کو آئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی سرزمین سے اس عید کا جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں قربانیوں کا فلسفہ اور اس کی اہمیت بتائی۔مہینہ اور تاریخ کی مماثلت یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تقدیر کے تحت ہے۔

عیدالاضحیہ کی تقریب کا اہتمام مسجد ناصرآباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے عیدگاہ کی طرف پیدل تشریف لے گئے۔نماز عید پڑھانے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

خطبہ عیدالاضحیہ

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت 103 تا 108 کی تلاوت فرمائی۔ اور فرمایا:

آج قربانی کی عید ہے جسے بڑی عید بھی کہتے ہیں عیدالضحیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ مسلمان جن کو توفیق ہے۔جن کے راستے میں کوئی شر اور روکیں حائل نہیں ہوتیں۔ وہ مکہ مکرمہ میں حج کا فریضہ بھی ادا کرتے ہیں۔اور یہ فریضہ جو ادا کیا جاتا ہے یہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی بیوی حضرت ہاجرہ کی قربانی کی یاد میں ادا کیا جاتا ہے۔جس کا ذکر ان آیات میں ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔

حضور نے فرمایا: ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی قربانی کا ذکر ہے جس میں خود حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ تینوں نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ دنیا میں مثال قائم ہو۔یہ قربانیاں اور ابتلاء اللہ تعالیٰ کے قرب میں مزید قریب کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر پڑتی ہے۔

حضورانور نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی قربانی کے جو اعلیٰ معیار قائم کئے اسی کی یاد میں حج اور ظاہری قربانیاں کی جاتی ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور تقویٰ کی عظیم الشان مثال قائم کی ۔یہی توکل اور تقویٰ ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کی نسل سے عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا جو تمام نبیوں کا سردار کہلایا۔پھر اس خاتم الانبیاء نے بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور پہلوں سے بڑھ کر اور زندگی کے آخری لمحے تک یہ معیار بڑھاتے چلے گئے۔

حضور نے فرمایا: ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہم بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کررہے ہیں ۔ ایسی قربانی جو ہمیں اللہ کا مقرب بنادے۔اگر ہماری قربانیاں اللہ سے دور لے جانے والی ہیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں۔پس ہر احمدی کو اس نظر سے اپنی عیدوں کا جائزہ لینا چاہئے کہ کس نیت سے خدا کے حضور قربانی پیش کررہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ خدا کو پہنچتا ہے۔پس یہ تقویٰ ہے جو ہر احمدی کو حاصل کرنا چاہئے۔اور یہ سبق یاد رکھنا چاہئے کہ ظاہری اعمال خداتعالیٰ کو خوش نہیں کرسکتے بلکہ ہر عمل کے پیچھے جو روح تقویٰ اور نیت ہے وہ خدا کا مقرب بناتی ہے۔اگر ہم اپنی جان، مال، عزت اور وقت رضاء الٰہی کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تبھی ہم ابراہیمی قربانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی قربانیوں کی یاد کو زندہ رکھنے والے ہوسکتے ہیں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کررہے ہوں گے۔

حضور انور نے والدین کو جنہوں نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کیا ہوا ہے توجہ دلائی ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اے میرے اللہ مجھ نیکوکار اولاد عطا کرنا جو صالح ہو اور وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو۔اور جن والدین کے بچے جو وقف نو میں شامل ہیں پیدا ہوچکے ہیں وہ ان کے لئے بھی یہ دعا کیا کریں کہ ان کے بچے خادم دین ہوں اور ان کا شمار ذریّت طیبہ میں ہو۔

حضور نے واقفین بچوں کو توجہ دلائی کہ وہ ہوش کی عمر کو پہنچ کر دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور جماعتی نظام سے مشورہ کے بعد لائن اختیار کریں۔ ضرورت ہے کہ واقفین نو کی ایک بڑی تعداد جامعہ احمدیہ میں داخل ہو۔

حضورانور نے فرمایا: واقفین نو بچے خوش قسمت ہیں کہ جنہیں شروع سے ہی پتہ چل گیا کہ انہوں نے بڑے ہوکر کیا بننا ہے ورنہ کئی بچے آخر تک یہ فیصلہ ہی نہیں کرسکتے کہ انہوں نے بڑے ہوکر کیا بننا ہے۔یہ صرف خداتعالیٰ کا فضل ہے جو آج آپ کو حاصل ہے۔خداتعالیٰ سبھی کو قربانی کے اعلیٰ معیار پر آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ عید کے آخر پر حضور انور نے اسیران راہ مولا، شہداء احمدیت، ان کے خاندانوں، واقفین زندگی، درویشان قادیان اور ان کی نسلوں اور وہ احمدی جو آزمائشوں اور ابتلاؤں کے دور سے گزر رہے ہیں کے لئے دعا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔خطبہ کے آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ سے بہشتی مقبرہ دعا کے لئے تشریف لے گئے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے علاوہ احاطہ خاص کے اندر اور باہر بھی بعض قبور پر دعا کی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ میں لجنہ کے حصہ میں کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔ اس کے بعد حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

سوا ایک بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دارالمسیح جاتے ہوئے حضور انور نے دارالمسیح میں لفٹ (Lift) لگانے کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قافلہ ممبران ،بیرونی ممالک سے آنے والے مبلغین اور بعض دیگر مہمانوں اور کارکنوں کے لئے دوپہر کو دعوت طعام کا اہتمام فرمایا تھا۔اور حضورانور نے بھی بنفس نفیس اس دعوت میں تشریف لاکر رونق بخشی۔

حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ

ساڑھے تین بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ازرواہ شفقت حلقہ مسجد مبارک کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔مبارک شاہ صاحب 2۔ غلام قادر صاحب درویش 3۔ طاہر شمس صاحب 4۔ فتح محمد صاحب درویش مرحوم 5۔ملک بشیر احمد صاحب درویش مرحوم 6۔محمود احمد بھٹی صاحب 7۔سید سباح الدین درویش مرحوم 8۔مستری دین محمد صاحب درویش مرحوم 9۔شریف احمد صاحب امینی مرحوم 10۔منیر احمد صاحب مرحوم 11۔ سلمان دہلوی صاحب مرحوم 12 ۔کے نذیر صاحب آف کیرالہ 13۔ باسط رسول صاحب مبلغ سلسلہ 14۔حافظ مخدوم شریف صاحب 15۔سعید محمد صاحب 16 ۔برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت 17۔ سید بشارت احمد صاحب 18۔ سید فیروز الدین صاحب 19۔عبدالحق صاحب 20 ۔ عبدالمالک صاحب 21۔نظام اسیر الدین صاحب 22۔راشد حسین صاحب 23۔مرزا ظہیر الدین صاحب 24 ۔رشید الدین دہلوی صاحب 25۔ شفیع عابد صاحب درویش مرحوم 26۔منیر احمد خادم صاحب 27 ۔ شریف پونچھی صاحب 28۔عبدالسلام صاحب درویش (حضورانور ازارہ شفقت ان کی دوکان پر بھی تشریف لے گئے جو ان کے گھر کے ساتھ ہی واقع ہے)۔29۔ منگل دین صاحب 30 ۔ مستری منظور احمد صاحب درویش مرحوم 31 ۔بشیر احمد صاحب فوٹو گرافر 32 ۔مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم ۔33۔ یونس بہاری صاحب 34۔ خورشید احمد پربھاکر درویش مرحوم 35۔ بیوہ مبرور چیمہ صاحب مرحوم 36۔ بلال احمد شمیم صاحب (ان کے والد عبدالرحمٰن عیسائی تھے اور عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی) 37۔سہیل احمد سوز صاحب 38۔ مولوی کریم الدین شاہد صاحب ایڈیشنل ناظر وقف جدید بیرون 39۔سید منصور احمد صاحب 40۔ منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان 41 ۔ قریشی سعید احمد صاحب درویش مرحوم و داؤد احمد صاحب قریشی 42 ۔فرید احمد صاحب قریشی 43۔حافظ سلام الدین صاحب 44۔سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید 45 ۔ سلطان صلاح الدین صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان 46۔سید منظور شاہ صاحب مرحوم 47۔غلام حسین صاحب درویش مرحوم 48۔ انوار احمد صاحب حاتف 49 ۔لطیف احمد صاحب سندھی 50۔حمید احمد صاحب کوثر 51۔محمد صادق عارف صاحب درویش مرحوم 52۔ شریف احمد صاحب حیدرآبادی 53۔راشد احمد عارف صاحب 54۔ مظفر احمد صاحب 55 ۔ محمد انعام زرگر صاحب ابن عبدالغفور صاحب درویش مرحوم۔ جب حضور انور محمد انعام صاحب کے گھر تشریف لے گئے تو یہاں بھی گھر کی بچیوں نے مل کر حضورانور کی آمد پر دعائیہ نظمیں پڑھیں اور حضورانور کو خوش آمدید کہا۔56۔ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کارکن صدر انجمن احمدیہ 57 ۔ مسعود احمد راشد صاحب 58 ۔ رفیق مالاباری صاحب 59 ۔محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد 60۔شمشاد احمد صاحب 61 ۔حکیم محمد دین صاحب (ناظم دارالقضاء) 62۔عبدالرؤف صاحب 63۔ ناصر ایس پی صاحب 64 ۔حفیظ ڈی سی صاحب ابن

عبدالکریم صاحب درویش مرحوم ۔ 65۔عبدالوکیل نیاز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 66۔اطہر الحق صاحب انجینئر۔ ایڈیشنل ناظر تعمیرات 67 ۔ مبارک احمد بٹ صاحب 68۔ چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ 69۔وسیم احمد صاحب70 ۔عطاء اللہ خان صاحب درویش 71۔سید داؤد احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ72 ۔عبدالحق صاحب73 ۔بیوہ ذوالفقار علی صاحب مرحوم۔

آج دیار مہدی کے ان مکینوں کی عید کی خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔آج ان کا پیارا آقا خود چل کر ان کے گھروں میں پہنچا۔حضور انور باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔فیملی ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔بعض بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔

خوشی و مسرت کا ایک سیلاب تھا جو قادیان کی گلیوں میں امڈ آیا تھا۔ بچے، بچیاں، خواتین، مرد سب اپنے گھروں کے دروازوں پر پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے اور اس مبارک گھڑی کے انتظار میں تھے جب حضور انور کے مبارک قدم ان کے گھر پڑیں۔ بہت سی فیملیاں ہاتھوں میں شیرینی لئے کھڑی تھیں جو حضور انور کی خدمت میں پیش کرتیں۔

بہت سی ہندو اور سکھ فیملیاں بھی اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی تھیں۔سبھی عقیدت کا اظہار کرتیں اور حضور انور کو اپنے گھر آنے کو دعوت دیتیں۔حضور انور ان کے سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور از راہ شفقت ایک ہندو فیملی کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ یہ ہندو اور سکھ فیملیاں برملا اس بات کا اظہار کرتیں کہ حضور کے آنے سے ہمارے بھاگ جاگ اٹھے ہیں۔ہم بھی مزے لوٹ رہے ہیں۔

آج یہ 73 گھر جن میں حضور انور تشریف لے گئے اپنی خوش نصیبی پر بے حد خوش اور مسرور تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے کہ حضور انور کے مبارک قدم ہمیشہ کے لئے ان کے گھروں کو زینت اور رونق بخش گئے ہیں اور یہ چند لمحات ان کی زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں اور یہ خوشیاں ان سب کے لئے مبارک کرے۔

تین گھنٹے کے اس وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔

سات بجے حضور انور نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے برائے سال ۲۰۰۶

جامعہ احمدیہ، یوکے میں ستمبر ۲۰۰۶ میں نئے داخلہ جات ہوں گے۔جس کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(1) تعلیم: درخواست دہندہ نے یورپ کے کسی ملک سے جی سی ایس ای (GCSE) یا اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں کم از کم 70% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(2) عمر: جی سی ایس سی (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 16 سال تک اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 18 سال تک ہونی چاہئے۔

(3) میڈیکل رپورٹ: درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی میڈیکل رپورٹ درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہئے۔

(4) تحریری ٹیسٹ: درخواست دہندہ کو ایک تحریری ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا۔جس کے لئے 16 سال کی عمر تک کا وقفِ نو کا نصاب (Syllabus) بطور نصاب رکھا گیا ہے۔

(5) زبانی انٹرویو: صرف وہ بچّے جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب ہوں گے انہیں فائنل انٹرویو کیلئے جامعہ، یوکے بلایا جائے گا۔انٹرویو کی معین تاریخ اور وقت کی اطلاع بعد میں کردی جائیگی۔

(6) درخواست دینے کا طریقہ: درخواست جامعہ کے تیار کردہ درخواست فارم پر مندرجہ ذیل ضروری کاغذات یا اسناد کے ساتھ دی جانی چاہئے۔

1۔ درخواست فارم بمعہ تصدیق نیشنل امیر صاحب　　2۔ میڈیکل رپورٹ

3۔ جی سی ایس سی/اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی کاپی　　4۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی کاپی

5۔ پاسپورٹ کی کاپی

متفرّق ہدایات: 1۔تمام درخواستیں اپنے نیشنل امیر صاحب کے توسط سے پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے کو ارسال کی جائیں۔

2۔دلچسپی رکھنے والے طلباء روزانہ تلاوتِ قرآنِ کریم کے علاوہ وقفِ نو سلیبس 16 سال تک) کے مطالعہ کی طرف خاص توجہّ دیں تا کہ ان کی عام دینی معلومات بہتر ہوں۔

3۔اردو اور انگریزی زبان بہتر بنانے کی طرف بھی خاص توجہ دی جائے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ، یوکے)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/فروری 2006 ۔قبل از نماز ظہر **مکرم سید شیر محمد شاہ صاحب** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم سید شیر محمد شاہ صاحب 10/فروری 2006ء کو 69 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئے۔مرحوم سرگودھا میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 1974ء میں آپ کے عزیزوں نے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کا گھر جلا دیا تو آپ کراچی جا کر آباد ہوگئے اور اورنگی میں احمدیہ مسجد کے امام اور معلم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔کچھ عرصہ نصرت جہاں اکیڈمی کے ٹیچر بھی رہے۔1992ء میں یوکے جلسہ پر آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے یہیں سیٹل ہوگئے۔ آپ ملنسار دعاگو اور نہایت مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم انیس احمد خان صاحب (آف مالیر کوٹلہ)

مکرم انیس احمد خان صاحب یکم فروری 2006ء کو اپنی بیٹی کے پاس لاہور میں وفات پاگئے۔مرحوم حضرت محمد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دادی حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ آپ کے والد کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔آپ کی ہمشیرہ قیصرہ بیگم صاحبہ حضور انور کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔مرحوم خلافت کے شیدائی تھے۔غیر معمولی وفا اور پیار کا تعلق خلافت کے لئے ان کے ہر عمل سے نظر آتا تھا۔خلیفۂ وقت سے بہت ہی پیار کا تعلق انہوں نے رکھا۔آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش

۔آپ 5/فروری 2006ء کو امرتسر ہسپتال بھارت میں وفات پاگئے ۔مرحوم نے لوکل انجمن کے جنرل سیکرٹری کے علاوہ بعض دیگر جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ نہایت نیک، خلیق، دعا گو اور متقی انسان تھے۔جلسہ کے دنوں میں باوجود صحت کی کمزوری اور بھاری جسم ہونے کے حضور کے دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔قادیان قیام کے دوران حضور انور ان کے گھر بھی تشریف لے گئے تھے۔

(3) مکرم شیخ عبدالسلام صاحب (ابن مکرم عبدالقدوس صاحب)

مکرم شیخ عبد السلام صاحب 23/نومبر 2005ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔مرحوم کو دارالرحمت غربی میں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔اس کے علاوہ محلّہ میں مختلف کمیٹیوں میں بطور ممبر خدمت کی توفیق پائی۔آپ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(4) مکرمہ فاطمہ جلیل صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالجلیل صاحب۔سیکرٹری تربیت بنگلہ دیش)

مکرمہ فاطمہ جلیل صاحبہ 8/جنوری 2006ء کو بنگلہ دیش میں وفات پا گئیں اور برہمن بڑیہ میں تدفین عمل میں آئی ۔مرحومہ مکرم احمد طارق مبشر صاحب (آف بنگلہ ڈیسک) کی ساس تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم)

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ 3/دسمبر 2005ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں اور بروک وڈ کے قبرستان کے قطعہ موصیان میں دفن ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔آمین۔

(رہنمائے صحت)

- ......کمرہ میں تھوڑا سا برادہ صندل جلانے سے مچھر مرجاتے ہیں۔
- ......تنگ کالر، تنگ ٹوپی، تنگ بنیان، تنگ اچکن اور تنگ کوٹ صحت کے لئے سخت خطرہ کا باعث ہیں۔
- ......حاملہ اور دودھ پلانے والی ماں کے دانت خراب ہوں گے تو بچہ کی صحت خراب رہے گی۔
- ......پان کھانے والوں کو نمک اور سرسوں کا تیل ملا کر دانتوں پر ملنا چاہئے۔
- ......کھانا کھانے کے بعد فوراً پیشاب کرنا چاہئے تا کہ انسان دردِ جگر و دردِ کمر سے ہمیشہ محفوظ رہے۔
- ......غصّہ کی حالت میں کھانا کھانے سے بدہضمی کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔
- ......کھانا کھانے اور جماع کرنے کے بعد پانی ہرگز نہ پینا چاہئے۔
- ......بغیر حاجت کبھی دوا کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔معمولی امراض میں دوا کی بجائے غذا کے ردّ و بدل سے کام لو۔
- ......دمہ کے مریض کو رات کا کھانا نہ کھانا چاہئے۔اس طرح مریض کو سکون رہے گا اور نیند بخوبی آئے گی۔
- ......بخار کے وقت خوب باتیں کیجئے یا خوب زور سے قہقہہ لگا کر ہنستے رہئے تو بخار کا زور کم ہوجائے گا۔
- ......بار بار سر میں کنگھی کرنے سے دردِ سر رفع ہوجاتا ہے۔
- ......وزنی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر رکھنے کی عادت ڈالنے سے بواسیر کبھی نہ ہوگی۔
- ......کھانا کھا کر ہاتھوں کو دھو کر پھر گیلے ہاتھ مل کر آنکھوں پر پھیرے۔ایسا کرنے سے امراض چشم دور ہوں گے۔

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

نئی خلافت ساز فیکٹری بھی پکڑی گئی

خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام خدا کے مرسل و مامور کے بغیر ناممکن ہے۔ مگر مُلّاں نے اس آسمانی نظام حیات کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے۔ ایک طرف تو وہ فیضان نبوت کے خاتمہ کا ڈھنڈورہ پیٹ رہا ہے۔ دوسری طرف ازخود خلیفہ بنانے کی نوید سنا رہا ہے۔ چنانچہ کراچی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر سید عالم انصاری صاحب نے بقائمی ہوش وحواس یہ مضحکہ خیز بیان دیا ہے کہ:

"پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے 58 سال ہو چکے ہیں جو کہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی بنیاد پر وجود میں آیا ہے لیکن ابھی تک یہاں اسلام یعنی خلافت کا نظام قائم نہیں ہوسکا۔ **اس کے لئے ہمیں عوام کی ذہن سازی کرنی ہوگی اور بہت محنت کرنا ہوگی۔** انشاء اللہ اس سے بتدریج حالات ایک امیر اور خلیفۃ المسلمین کی طرف بڑھیں گے اور انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ ایک خلیفہ پر متحد و متفق ہوجائیں گے"۔ (اخبار 'ضرب حق' کراچی جولائی 2005ء)

آیا ہوں یاد بعد فنا ان کو اے عدمؔ
کیا جلد میرے صدق پر ایمان لائے ہیں

انصاری بیان میں تو فقط تخلیق خلیفہ کے لئے عوام کالانعام کی "ذہن سازی" کے کارخانہ کے چالو کئے جانے کی اخباری خبر دی گئی ہے مگر اخبار "ضرب حق" کے اسی پرچہ میں ایک "خلافت ساز فیکٹری" کا انکشاف بھی کیا گیا ہے۔ یہ انکشاف جمعیۃ ہی کے ایک آزاد رہنما جناب ظفر احمد مہتمم ضلع ملیر و مہتمم مدرسہ محمودیہ قاسم العلوم الیاس گوٹھ ضلع ملیر کراچی نے فرمایا ہے جو ان الفاظ میں ہے۔

"خلافت اسلامیہ اور خلیفۃ المسلمین کی ضرورت ہمیشہ رہی ہے اور ایسا ہی اُس کی آج بھی ضرورت ہے اور بین الاقوامی حالات متحدہ مجلس عمل کے ذریعہ اسلامائزیشن کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں"۔ ؎

فریب دیجئے کسی سلیقے سے
دروغ مصلحت آمیز عام چلتا ہے
(عدم)

✡✡✡✡✡✡

کالی اور سبز پگڑیوں سے امت کو خطرہ

پاکستان کی فرقہ پرست پارٹیوں نے خانہ ساز خلافت کی مشہوری اور پراپیگنڈا کے لئے کالی اور سبز پگڑیوں کا استعمال مدت سے شروع کر رکھا ہے مگر "جمعیۃ" کے آزاد راہنما کا خیال ہے کہ:

"فرقہ وارانہ شناخت اور امتیاز کالی پگڑی، ہری پگڑی یا سفید پگڑی اور فرقہ وارانہ نام بریلوی، دیوبندی یا شیعہ وغیرہ کسی طرح امت کی اجتماعیت کے لئے مناسب نہیں"۔ (ایضاً 'ضرب حق' جولائی 2005ء)

دیکھنے والے ہوش میں رہنا سب دھوکہ ہی دھوکہ ہے
جسم بڑے بدصورت ہیں ملبوس بڑے بھڑکیلے ہیں
(عدمؔ)

✡✡✡✡✡✡

پراسرار فتنہ اور
قرآن اور اسلام کے خلاف سازش

کراچی جماعت اہلسنت ضلع شرقی کے ایک رہنما کا ڈاکٹر اسرار احمد نقیب "ندائے خلافت" کی خلاف قرآن اور خلاف اسلام حرکتوں پر احتجاج۔

"ڈاکٹر اسرار احمد پہلے مختلف روایات گھڑ کر "الھدیٰ" کے نام سے ایک پروگرام T.V. پر کرتے تھے۔ سمجھ میں نہیں آتا یہ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ علماء کرام کو چاہیئے کہ اس کا بائیکاٹ کریں کیونکہ اس سے امّت میں انتشار پیدا ہوگا اور دیگر مذاہب کو کہنے کا موقعہ ملے گا۔ نئے نئے فتنے کھڑے ہو رہے ہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے ایک صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کہاں کرتا ہے۔ (ڈاکٹر اسرار کا) یہ کہنا ایک آیت تیرھویں پارے میں اور دوسری چودھویں پارے میں۔ سمجھ میں نہیں آتا یہ سراسر جہالت ہے۔ جب ایک صفحہ ختم ہوجاتا ہے تو مضمون کو دوسرے صفحہ پر جاری رکھا جاتا ہے۔ **یہ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک سازش ہے**"۔ (ایضاً 'ضرب حق')

ڈاکٹر اسرار پر جناب عدمؔ کا یہ شعر خوب صادق آتا ہے: ؎

شیخ نے حکمت اسلام کو سمجھا ہی نہیں
شیخ اگر شیخ نہ ہوتا تو مسلماں ہوتا

✡✡✡✡✡✡

شہد کی مکھی کے دل پر اُترنے والی وحی کا ایک عملی نظارہ

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

سڈنی یونیورسٹی کے شعبہ بیالوجی نے شہد کی مکھیوں کے چھتے کا بغور مشاہدہ کرکے معلوم کیا ہے کہ ان کی ملکہ کا اپنی کالونی پر بڑا سخت حکم چلتا ہے۔ مکھیاں اپنی ملکہ کی سختی سے اطاعت کرتی ہیں اور ہمیشہ ان کی خدمت پر مستعد رہتی ہیں۔ کچھ مکھیاں نظم ونسق قائم رکھنے کے لئے پولیس کا کردار ادا کرتی ہیں اور کچھ بیرونی حملہ کے خلاف بارڈر سیکوریٹی کا کام سرانجام دیتی ہیں۔ شہد کی عام کالونی میں انڈے دینے کا حق صرف ملکہ کو ہوتا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی مکھی بغاوت کرتے ہوئے انڈہ دینے کی جسارت کرے تو پولیس کی مکھیاں اس کو فوراً ہڑپ کرجاتی ہیں اور انڈے کا نام ونشان نہیں چھوڑتیں۔ لیکن جونہی کوئی ملکہ وفات پاجاتی ہے تو ساری کالونی ایک طوائف الملوکی کا شکار ہوجاتی ہے اور ہر مکھی جو اس کے دل میں آئے کرتی ہے۔ نظم ونسق قائم رکھنے والی پولیس مکھیاں بھی اپنا کام چھوڑ کر بیٹھ جاتی ہیں اور بارڈر کی حفاظت کرنے والی بھی اپنے کام سے غافل ہوجاتی ہیں۔ متعدد بار کے تجربات میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ جونہی ملکہ کو پکڑ کر باہر نکال لیا گیا تو مکھیوں نے سمجھا کہ ان کی ملکہ فوت ہوگئی ہے۔ اور اس کے بعد ایسی افراتفری اور بدنظمی دیکھنے میں آئی جس نے ریسرچرز (Researchers) کو حیران کردیا۔ سبھی مکھیاں اپنے کام چھوڑ کر بیٹھ گئیں اور جونہی اس کا علم دوسری مکھیوں کی کالونیوں کو ہوا تو انہوں نے بے ملکہ کی کالونی پر دھاوا بول دیا کیونکہ ان کے بالمقابل دفاع کرنے والے کوئی نہ تھے۔ دوسرے چھتوں کی مکھیاں جو اپنی اپنی ملکہ کی موجودگی کی وجہ سے وہاں انڈے نہیں دے سکتی تھیں وہ ایسے موقع کی تلاش میں رہتی ہیں اور ایسے چھتہ میں آکر انڈے دے دیتی ہیں کیونکہ وہاں انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ ان کو نر مکھیوں کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کرلی۔

مکھیوں کے جینز کے تجزیہ (Genetic Analysis) سے پتہ چلا ہے کہ ملکہ کے چھتہ میں تیسرا حصہ ایسی مکھیوں کا تھا جن کا تعلق دوسرے چھتوں سے تھا۔ لیکن دوسری کالونیوں سے آئی ہوئی مکھیوں کے نر بچے جب جوان ہوتے ہیں تو پتہ نہیں کیسے ان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم دراصل دوسری کالونیوں سے تعلق رکھنے والے ہیں اس لئے وہ یہ چھتّہ جہاں وہ پیدا ہوئی تھیں چھوڑ کر اپنے اصلی چھتوں میں چلے جاتے ہیں یا پھر کوئی اور ملکہ تلاش کرکے اپنے لئے نئی کالونی بسا لیتے ہیں۔

(ماخوذ از: سڈنی مارننگ ہیرلڈ 6/ اکتوبر 2005ء)

یہ تحقیق جہاں بڑی دلچسپ ہے وہاں خیال افروز بھی ہے۔ شہد کی مکھیوں کا نظم وضبط دیکھ کر انسان حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا مجال کہ کوئی مکھی اپنی ملکہ کی تابعداری نہ کرے۔ مادہ مکھی خود انڈے دینا چاہتی ہے لیکن باوجود خواہش کے نہیں دیتی کہ یہ مقام صرف ملکہ کو حاصل ہے۔ اس میں بے جا تصرف نہ ہو۔ مکھیاں اپنے چھتے جیومیٹری کے اصولوں پر بناتی ہیں۔ مثلاً چھتے کا ہر خانہ چھ پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر خانہ کی اطراف چھ سے کم یا زیادہ ہوتے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ برابر صحیح نہ بیٹھتے اور شہد ٹپکتا رہتا۔ چھتے کا ڈیزائن بالکل ویسا ہی ہے جیسا شہد کو بحفاظت جمع کرنے کے لئے ہونا چاہیئے تھا۔ مکھیوں کا باہمی تعاون بھی خوب ہے۔ وہ اپنا علم دوسروں کو منتقل کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتیں۔ مثلاً ایک مکھی کو شہد کی تلاش کے دوران جہاں کہیں مناسب پودے اور پھول وغیرہ ملتے ہیں وہ واپس آکر اپنی دوسری ساتھیوں کو اشاروں کی زبان میں اپنے پیروں کو اوپر نیچے دائیں بائیں کرکے بتا دیتی ہیں کہ کس رُخ پر اور کتنے فاصلہ پر وہ جاکر شہد چُن سکتی ہیں۔ دوسری مکھیاں بھی خوب سمجھتی ہیں اور اپنے چھتہ کا راستہ نہیں بھولتیں۔ دشمن کے بارہ میں بھی اسی طرح دوسروں کو بتاتی ہیں اور اکٹھی ہوجاتی ہیں۔ ایک چمچہ شہد کے لئے ایک مکھی کو اندازاً دو ہزار میل کا سفر جنگل میں کرنا پڑتا ہے۔ اسی کا ذکر فرماتے ہوئے ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ حق تو یہ ہے کہ شہد کے ہر چمچہ کو کھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کا دو ہزار بار شکر ادا کرنا چاہیئے۔

❁❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ضروری گزارش

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر اوّل تحریک جدید کے بند کھاتے جاری کروانے کی تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت اپنے بزرگ مرحومین کی طرف سے اپنی جماعتوں میں تحریک جدید کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن مرکز میں اس کی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے متعلقہ کھاتوں میں اندراج نہ ہونے کے باعث یہ کھاتے بند متصور ہو رہے ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ جو بھی مخلصین اپنے بزرگوں کی طرف سے ادائیگیاں کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اس کی اطلاع ضروری تفصیلات کے ساتھ وکالت مال لندن میں بھجوا دیں تا کہ ربوہ کے ریکارڈ میں ادائیگیوں کا اندراج کروایا جاسکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

علماء کی آنکھوں کا تارا

کچھ عرصہ قبل ARY ٹی وی چینل پر "Views On News" پروگرام کے میزبان ڈاکٹر شاہد مسعود صاحب نے پاکستان کی جن شخصیات کو مدعو کیا تھا اُن میں علامہ اقبال کے فرزند ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب، ممتاز دانشور مہدی حسن صاحب، مشہور مؤرخ ڈاکٹر مبارک علی صاحب اور انجمن خدام القرآن کے بانی اور تحریکِ خلافت کے داعی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب شامل تھے۔ اس پروگرام میں مختلف موضوعات زیرِ بحث آئے۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمتِ اسلام اور آپؑ کی دعویٰ سے پہلے کی مجاہدانہ زندگی پر بھی بات ہوئی جو قرآن کریم کے مطابق صداقت کی ایک زبردست دلیل ہوتی ہے۔ اس گفتگو کا منتخب حصہ پیش ہے جو ماہنامہ ''السلام'' مارچ 2005ء کی زینت ہے (مرسلہ: مکرم محمد اکرام صاحب)۔

''سوال۔ کیا علامہ اقبال قادیانی تھے؟

ڈاکٹر اسرار احمد: نہیں قطعاً نہیں، ہرگز نہیں۔ غلام احمد سے بہت لوگ متأثر ہوئے۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ کبھی بھی احمدی نہیں تھے۔ البتہ غلام احمد کی تعریف انہوں نے کی اور آپ نے جو جملہ نوٹ کیا ہے (اشارہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی طرف تھا) میں نے اس کے برعکس یہ سنا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی آج اسلام زندہ دیکھنا چاہے تو وہ قادیان میں جاکے دیکھے۔ وہاں کیونکہ ایک مذہبی سی ریاست تھی اور وہ سارا ماحول...... تو ایک وقتی تأثر تھا۔

ڈاکٹر شاہد مسعود: تحریکِ پاکستان کی بہت بڑی تعداد اِس تحریک سے متاثر ہوئی تھی۔

ڈاکٹر اسرار احمد: تحریکِ پاکستان ہی نہیں، خود مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ اصل میں ایک خاص دَور تھا کہ جب اسلام کے خلاف عیسائی تھے۔

پروفیسر مہدی حسن صاحب: عبدالمجید سالک اور غلام رسول مہر بھی احمدی تھے۔

ڈاکٹر اسرار احمد: میری اطلاع نہیں ہے۔ (پھر اپنی پہلی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا) میں جو عرض کر رہا تھا تو اُس (حضرت اقدسؑ۔ ناقل) نے اُن عیسائی مشنریز کے ساتھ مناظرے کئے اور غلام احمد نے انہیں شکستیں دیں۔ اور ایک زبردست جو voilent تحریک اُٹھ گئی تھی...... آریہ سماج (کی۔ ناقل)۔ تو آریہ سماج کے لوگوں سے بھی اُس نے مناظرے کئے اور انہیں شکستیں دیں...... ان چیزوں کی وجہ سے علماء کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ اس لئے کہ ہمارے علماء تو پڑھتے نہیں، نہ بائبل پڑھتے ہیں نہ اَور کسی کی مذہب کی کتاب پڑھتے ہیں۔ تو آخر مناظرہ کیسے کریں۔''

وہ پھول جو مرجھا گئے

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 8/مارچ 2005ء میں محترم حکیم بدر الدین عامل بھٹہ صاحب نے دو درویشان قادیان کا ذکر خیر کیا ہے۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی

محترم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی ولد محترم میراں بخش صاحب موضع شیخ پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ نے گاؤں میں ہی معمولی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مدد کرنے لگے۔ جنگ عظیم دوم شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا مشورہ دیا۔ اس تحریک پر آپ بھی بھرتی ہو گئے اور 1945ء میں جنگ بند ہونے پر فوجی ملازمت سے فارغ ہوکر گھر واپس آئے۔ پھر 1947ء میں حفاظت مرکز کی تحریک ہوئی تو آپ قادیان آگئے اور یہاں مختلف مقامات پر ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ طبیعت بڑی سنجیدہ تھی اور اپنے مفوضہ فرائض کو بڑی ذمہ داری سے ادا کرتے تھے۔

اُن ایام میں قادیان میں رہ پڑنے والے جملہ افراد کا کھانا لنگر خانہ میں ہی تیار اور تقسیم ہوتا تھا۔ اس احتیاط کے طور پر کہ روزانہ یہ امر چیک ہوتا رہے کہ آیا کوئی کھانا لینے سے محروم تو نہیں رہ گیا، کھانا حاصل کرنے کیلئے ٹین کے ٹوکن تیار کئے گئے جو لنگر خانہ کے گیٹ کے باہر ایک کمرہ میں بورڈ پر لٹکے رہتے تھے۔ چوہدری محمد شریف صاحب کی یہ ڈیوٹی ہوتی تھی کہ جو درویش کھانا لینے جائے اس کو اس کا ٹوکن اُتار کر دیدیں۔ یہ ٹوکن کھڑکی پر جمع کروا کر ایک کس کھانا حاصل کیا جاسکتا تھا۔ اس طرح جو ٹوکن آخر پر رہ جاتے ان کا پتہ کیا جاتا کہ وہ درویش کیوں نہیں آسکا۔ 1952ء تک آپ یہ ڈیوٹی کرتے رہے۔

آپ کی شادی بہار میں بھاگلپور میں ہوئی تھی۔ آپ بڑے کفایت شعار تھے اور اپنی محدود کمائی میں سے بچت کرکے اچھی خاصی جائیداد پیدا کی۔

12 مارچ 1984ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو پانچ بچے عطا فرمائے تھے جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

مکرم قریشی سعید احمد صاحب

آپ مکرم عبدالکریم صاحب آف قادیان کے بیٹے تھے اور ابتدائی درویشان میں سے تھے۔ آپ کو صرف لنگر خانہ سے مفت کھانا اور پانچ روپے ماہوار جنوری 1948 سے ملنا شروع ہوئے اور آپ اپنے حلقہ کے دیگر درویشان کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض ادا کرتے رہے۔ دفاتر کی تنظیم نو میں مددگار کارکن کے طور پر خدمت کی اور جب صدر انجمن احمدیہ نے بجٹ پر بوجھ کم کرنے کی خاطر درویشان میں تحریک کی کہ وہ اپنا کاروبار کرکے اپنا گزارہ خود چلائیں تو آپ نے بھی فارغ ہوکر روئی دھننے کی مشین لگا کر روزی کمانا شروع کردی۔ روئی دھننے کا کام چونکہ موسمی تھا اس لئے وہ چل نہیں پایا۔ چنانچہ آپ دوبارہ صدر انجمن احمدیہ کے گزارہ پر آگئے تھے۔ آپ کی شادی مکرم منشی عبدالحفیظ صاحب آف کرہل (یوپی) کی بیٹی سے ہوئی لیکن چند سال بعد اہلیہ ٹی بی کا شکار ہوکر وفات پا گئیں۔ کچھ عرصہ بعد آپکی دوسری شادی ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے عطا فرمائے جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ دونوں بیٹے صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں ہیں اور مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

آپ چند سال سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ 23/جون 1984ء کو وفات پائی اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

دُم دار ستارے کا ظہور

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/مارچ 2005ء میں مکرم صالح محمد الہ دین صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں دُم دار ستارے کے ظہور کا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کی تائید میں جو آفاقی نشانات ظاہر فرمائے ہیں ان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ ایک عظیم الشان نشان دم دار ستارہ کا نشان ہے۔ ''حقیقۃ الوحی'' میں حضرت مسیح موعودؑ نے کئی نشانات کا ذکر فرمایا ہے جن میں دوسرے نمبر چاند گرہن اور سورج گرہن کا اور تیسرے نمبر پر ستارہ ذوالسنین (دُم دار ستارہ) کے نشان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: ''تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کا طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی وہ طلوع ہو چکا ہے۔ اس کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آگیا ہے''۔

نیز اپنی کتاب ''چشمۂ معرفت'' میں آپ نے تحریر فرمایا: ''نواب صدیق حسن خانصاحب نے ''حجج الکرامہ'' میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے وقت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا''۔ حضرت مسیح موعود نے مارچ 1882ء میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بناء پر مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ستمبر 1882ء میں وہ دم دار ستارہ نمودار ہوا۔

دم دار ستارے (Comets) بہت بڑی تعداد میں نظام شمسی میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سورج کے گرد بیضوی مدار میں گھومتے ہیں۔ زیادہ وقت سورج سے دُور ہوتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔ جب سورج کے قریب آتے ہیں تو نظر آتے ہیں۔ ہر ستارہ ایک دَور کے بعد دوبارہ نظر آتا ہے مثلاً Encke's Comet ہر تین سال کے بعد نمودار ہوتا ہے جبکہ Comet West کا درمیانی دَور پانچ لاکھ سال ہے۔ جن دُم دار ستاروں کا درمیانی دَور دوسو سال سے کم ہو، اُن کو Short Period Comets کہتے ہیں اور جن کا درمیانی دَور اس سے زیادہ ہو وہ Long Period Comets کہلاتے ہیں۔ ایسے انتہائی نمایاں دم دار ستارے جو دن کے وقت بھی نظر آسکیں وہ شاید ایک صدی میں اوسطاً صرف دو دفعہ نمودار ہوتے ہیں۔ ستمبر 1882ء میں جو دُم دار ستارہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان بنا وہ اس قسم کے نایاب دُم دار ستاروں میں سے ایک تھا جو دن کے وقت بھی نظر آسکتا تھا۔

ستمبر 1882ء میں جو دُم دار ستارہ نظر آیا اس کو Comet 1882II، Comet Cruls اور The Great Comet of 1882 کے نام دیئے گئے۔ یہ سب سے پہلے 3 ستمبر 1882ء کو جنوبی امریکہ میں دیکھا گیا اور یورپ میں اس کی اطلاع Mr. Curls کے ذریعہ 12 ستمبر کو ملی۔ 17 ستمبر کو وہ سورج سے قریب ترین تھا اور دن کے وقت بھی دیکھا جاسکتا تھا۔

حدیث میں جو دُم دار ستارہ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے نشان بننا تھا اس کو ذوالسنین کہا گیا ہے۔ عربی لغات المنجد وغیرہ میں سنّ کے معنی دانت کے لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا ذوالسنین کے معنی ہیں دو دانت والا۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے مارچ 1898ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک رؤیا (مورخہ 12/مارچ 1898ء مطبوعہ تذکرہ صفحہ 296 طبع چہارم) کو پورا کرنے کے لئے ''مسک المعارف'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں ذوالسنین کا ترجمہ ستارہ دندانہ دار کیا اور لکھا '' کیونکہ لفظ سنّ بہ تشدید نون بمعنی دانت کے ہے کیونکہ اس کی صورت بشکل دو دندان کے ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اس کو ذوالسنین کہتے ہیں''۔

آپؓ نے ذکر فرمایا ہے کہ پیشگوئی کا ظہور 1882ء میں ہوچکا ہے اور فرمایا: ''یہ ستارہ دنبالہ دار یعنی قرن ذوالسنین حسب پیشن گوئی مخبر صادق ﷺ کے طلوع ہوچکا۔ مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی واردو میں اس کا غل وشور مچا تھا۔''

پس ذوالسنین ایسا دُم دار ستارہ ہے جس میں دوئی پائی جاتی ہے۔ اس ستارہ کی تصویر میں دو دُم واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ George Chambers نے اپنی کتاب The Story of the Comets میں اس ستارے کی اس بناوٹ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

سورۃ النجم میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور دین کی عظمت دنیا پر ظاہر ہوگی۔

قرآن مجید میں ذوالسنین کی پیشگوئی یوں ہے کہ والنجم اذا ھویٰ۔ ھویٰ کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہوجانا۔ چنانچہ یہ ذوالسنین سیارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے Sungrazing Comet کا بھی لقب پایا نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہوگئے۔ بالفاظ دیگر وہ سورج میں گرا اور ہلاک ہوگیا۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 Friday March 10, 2006 Issue No. 10

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

ہوشیار پور کا سفر، سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی کی طرف سے استقبالیہ میں شرکت اور خطاب، ممبران صدر انجمن احمدیہ، مجلس تحریک جدید اور وقف جدید کی مشترکہ میٹنگ، فضل عمر پریس کا معائنہ، بیوت الحمد کالونی، اور حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ، بہشتی مقبرہ میں دعا، فیملی و انفرادی ملاقاتیں،

1947ء کے بعد قادیان کی سرزمین میں حضرت خلیفۃ المسیح کی معیت میں پہلی عید سعید۔ خطبہ عید الاضحیہ MTA کے ذریعہ تمام عالم میں براہ راست نشر ہوا۔

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

8/جنوری 2006ء بروز اتوار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد دس بجے صبح فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج کی ملاقات میں بھوٹان اور پاکستان کے علاوہ انڈیا کی 28 جماعتوں Zeera، Kaimbtore، گیا، Pankal، پونچھ، ہریانہ، Kodiathor، Kodali، Koryl، کلکتہ، جموں، راجستھان، آسنور، Kathpura، ہماچل، Jharkhand، Thraj، Balarshah، سرہند، Khudra، کیرنگ، Kalaban، Gagran، Maki، چاند پور، Shulapur، راجوری اور قادیان کی 23 فیملیز کے 238 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔

ہوشیار پور کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ہوشیار پور (Hoshiarpur) کے لئے روانگی تھی۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوئے۔

ہوشیار پور پنجاب کا ایک مشہور شہر ہے۔ اس شہر کو یہ فخر و اعزاز حاصل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ایک مکان میں چالیس روز عبادت کی۔ اس کے بعد آپ کو اسی شہر میں پیشگوئی مصلح موعود پر مشتمل مشہور اشتہار 20/فروری 1886ء شائع فرمایا۔

قادیان سے ہوشیار پور کا فاصلہ 70 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں دریائے بیاس آتا ہے جسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 22/جنوری 1886ء کو ہوشیار پور سے تشریف لے جاتے ہوئے بذریعہ کشتی عبور کیا تھا۔ اب اس پر پختہ پُل تعمیر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے قادیان سے ہوشیار پور ڈیڑھ گھنٹہ میں پہنچا جاسکتا ہے۔

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام چلّہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے تو آپؑ کے ساتھ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ، حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ اور میاں فتح خان صاحبؓ بھی تھے۔

شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مکان کے ایک کمرہ میں چالیس دن دعائیں کیں۔ چلّہ کے بعد حضورؑ بیس دن مزید ہوشیار پور میں رہے۔ جب دو ماہ کی مدّت پوری ہوئی تو حضور اسی راستہ سے واپس قادیان تشریف لائے جس راستہ سے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے روانہ ہوکر ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ڈیڑھ بجے ہوشیار پور پہنچے۔ P.W.D.Rest House میں ''سرودھرم سوبجاؤ کمیٹی'' کے صدر Anurag Sood صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے ضلع ہوشیار پور کے ڈی سی، اے ایس پی اور ڈی ایس پی اور بعض دوسرے احباب بھی موجود تھے۔ قادیان سے لے کر ہوشیار پور تک کے سفر تک حضور انور کو مکمل پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی اور پولیس کی گاڑیاں ساتھ رہیں۔ شہر کے اندر بھی مختلف راستوں پر جاتے ہوئے حضور انور کو پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی۔ اور راستوں میں مختلف مقامات پر بھی پولیس تعینات کی گئی تھی۔

ضلع ہوشیار پور کے اس سرکاری ریسٹ ہاؤس میں استقبال کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی مکان کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چلّہ کشی کی تھی اور چالیس روز مسلسل دعاؤں میں گزارے تھے۔ ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مکان پر پہنچے۔ جہاں جماعتی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکان کے بالائی حصہ میں اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا۔ صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ ھبۃ الرؤف صاحبہ، مکرم فاتح احمد خان صاحب ڈاھری مع اہلیہ امتہ الوارث فرح صاحبہ و بچے، عزیزم منصور احمد و عزیزہ بشریٰ، قادیان سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، ڈاکٹر ابراہیم منیب صاحب مع اہلیہ امتہ الرؤف صاحبہ اور ان کے بچے عزیزہ ھبۃ الاعلیٰ، عزیزہ حفصہ اور عزیزم قاصد اور عزیزم حاشر، مکرم محمد احمد ناصر صاحب مع اہلیہ فرحت صاحبہ و بیٹا بھی اس کمرہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قافلہ کے ممبران کو بھی بالائی منزل پر طلب فرمایا۔ کینیا اور تنزانیہ سے آنے والے مبلغین بھی اس موقع پر مکان کے بالائی حصہ میں پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کمرہ میں کھڑے ہوکر بڑی لمبی پُرسوز دعا کروائی۔ اس کمرہ کے دو دروازے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قافلہ کے ممبران کو فرمایا کہ ایک دروازہ سے داخل ہوکر دوسرے دروازہ سے باہر نکلتے جائیں اور اس کمرہ کو دیکھ لیں۔

قافلہ کے ممبران نے اس کمرہ کے باہر حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ الحمدللہ۔

دوپہر کا کھانا حضور انور نے یہیں تناول فرمایا۔ تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس گھر سے باہر تشریف لائے اور نچلی منزل میں وہ حصہ دیکھا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آنے والے صحابہ کرام حضرت عبداللہ سنوری صاحبؓ، حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ اور میاں فتح خان صاحبؓ ٹھہرے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہدایت دی ہوئی تھی کہ کوئی اوپر بالاخانہ میں میرے پاس نہ آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے مگر اس کا انتظار نہ کیا جاوے کہ مَیں کھالوں۔ خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نماز میں اوپر الگ پڑھوں گا۔ تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے بارہ میں حضور نے فرمایا: کوئی ویران سی مسجد تلاش کریں جو شہر کے ایک طرف ہو جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کرسکیں۔ چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا اس میں ایک مسجد تھی وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود ارشاد فرماتے تھے۔

اس مکان سے باہر وہ جگہ ہے جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے سفر ہوشیار پور کے دوران 20/فروری 1944ء کو جلسہ سے خطاب فرمایا تھا۔ یہ ایک کھلی جگہ ہے جو ''پرانی دانہ منڈی'' یا ''کنک منڈی'' کے نام سے مشہور ہے۔ پہلے یہ ایک کھلا میدان ہوا کرتا تھا۔ اب ارد گرد دوکانیں اور مکان بن گئے ہیں اور درمیان میں کچھ کھلی جگہ رہ گئی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقریر میں اس ''مکان'' کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس مکان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جس مصلح موعود کے آنے کی خبر دی گئی تھی اس پیشگوئی کے مطابق مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس جگہ کو بھی دیکھا جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔

اس کے بعد حضور انور ریسٹ ہاؤس واپس تشریف لے گئے جہاں کھلے لان میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

''سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی'' کی طرف سے استقبالیہ

سوا چار بجے پروگرام کے مطابق حضور انور ''سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی'' کے صدر انوراگ سُود کے گھر تشریف لے گئے جہاں شہر کے معززین نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو پھولوں کے ہار پہنائے۔

انوراگ سُود صاحب نے حضور انور کے اعزاز میں اپنے گھر کے کھلے لان میں شامیانے لگا کر اور سٹیج وغیرہ تیار کرکے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین شامل ہوئے۔

پروگرام کے شروع میں ''سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی'' کے صدر انوراگ سُود صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آج

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں